عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۲ | ۱۷ تا ۲۳/صفر المظفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۹ تا ۱۵/اپریل ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۱۶

مناقب صحابہ رضی اللہ عنہ

قادیانیت کا خاتمہ قریب ہے

عذابِ الٰہی

فقر و سادگی

علم کی دہلیز پر دستک

Email: editorkn@yahoo.com Website: http://www.khatme-nubuwwat.org http://www.khatm-e-nubuwwat.c

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

ایک حدیث کا صحیح مفہوم:

س:...... ایک سوال کی دوبارہ وضاحت چاہتا ہوں کہ حدیث میں ہے کہ ایک وفد کے افراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے' ان کے اوصاف سن کر حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''عجب نہیں کہ انبیاء ہوجائیں۔'' اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کے بارے میں بھی غالباً یہی فرمایا تھا کہ زندہ رہتے تو نبی ہوتے' سوال یہ ہے کہ جب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو ''انبیاء ہوجائیں'' یا ''نبی ہوجاتے'' سے کیا مراد ہے؟

ج:...... ''عجب نہیں کہ انبیاء ہوجائیں'' یہ ترجمہ غلط ہے۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں: ''حکماء علماء کادوا من فقههم ان یکونوا انبیاً'' (صاحب علم صاحب حکمت لوگ ہیں' قریب تھی کہ اپنے فقہ کی وجہ سے انبیاً ہوجاتے)۔ عربی لغت میں یہ الفاظ کسی کی مدح میں انتہائی مبالغے کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ حقیقت کے خلاف استدلال کرنا صحیح نہیں' کیونکہ ان کو بھی زندہ رکھا جاتا مگر چونکہ ان کی نبوت ناممکن تھی' اس لئے ان کی زندگی میں مقدر نہ ہوا۔ صاحبزادہ گرامی کے بارے میں فرمایا تھا: ''اگر ابراہیمؓ زندہ ہوتے تو صدیق نبی ہوتے۔'' یہ روایت بھی بہت کمزور ہے' پھر یہاں تعلیق بالمحال ہے۔

یہ بحث میرے رسالے ''ترجمہ خاتم النبیین'' میں صفحہ: ۲۷۸'۲۷۷ پر آئی ہے' اس کو یہاں نقل کرتا ہوں:

''اسماعیل بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادۂ گرامی حضرت ابراہیمؓ کی زیارت کی ہے؟ فرمایا: ''مات صغیراً' ولو قضی ان یکون بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی عاش ابنه' ولکن لا نبی بعده.'' یعنی وہ صغر سنی ہی میں خدا کو پیارے ہوگئے تھے' اور اگر تقدیر خداوندی کا فیصلہ یہ ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ہو تو آپؐ کے صاحبزادۂ گرامی حیات رہتے' مگر آپؐ کے بعد نبی ہی نہیں (اس لئے صاحبزادے بھی زندہ نہ رہے)۔ (صحیح بخاری باب من سمّی باسماء الانبیاءؑ ج:۲ ص:۹۱۴)

اور یہی حضرت ملا علی قاریؒ نے سمجھا ہے' چنانچہ موضوعات کبیر میں ابن ماجہ کی حدیث: ''لو عاش ابراهیم...... الخ'' کے ذیل میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: ''اس حدیث کی سند کا ایک راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان الواسطی ضعیف ہے' تاہم اس کے تین طرق ہیں' جو ایک دوسرے کے مؤید ہیں' اور ارشاد خداوندی: ''...... وخاتم النبیین الخ'' بھی اسی جانب مشیر ہے' چنانچہ یہ آیت اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ آپؐ کا کوئی صاحبزادہ زندہ نہیں رہا' جو بالغ مردوں کی عمر کو پہنچتا' کیونکہ آپؐ کا بیٹا' آپ کی صلب مبارک سے تھا' اور یہ امر اس کو مقتضی تھا کہ وہ آپ کا ثمرۂ اول (یعنی آپؐ کے محاسن و کمالات کا جامع) ہوتا' جیسا کہ مثل مشہور ہے: ''بیٹا باپ پر ہوتا ہے'' اب اگر وہ زندہ رہتا اور چالیس کے سن کو پہنچ کر نبی بن جاتا تو اس سے لازم آتا ہے کہ آپؐ خاتم النبیین نہ ہوں۔'' (موضوعات کبیر حرف ''لو'' ص:۶۹ مطبوعہ مجتبائی قدیم)

ملا علی قاریؒ کی تصریح بالا سے واضح ہوجاتا ہے کہ:

الف:...... ''آیت خاتم النبیین میں ختم نبوت کے اعلان کی بنیاد نفی ''ابوت'' پر رکھ کر اشارہ اس طرف کیا گیا ہے کہ آپؐ کے بعد ہمیں کسی کو نبوت عطا کرنا ہوتی تو ہم آپؐ کے فرزندان گرامی کو زندہ رکھتے' اور انہیں یہ منصب عالی عطا فرماتے' مگر چونکہ آپؐ پر سلسلۂ نبوت ختم تھا' اس لئے نہ آپؐ کی اولاد ذرینہ زندہ رہی' نہ آپؐ کسی بالغ مرد کے باپ کہلائے۔

ب:...... ٹھیک یہی مضمون حدیث ''لو عاش ابراهیم لکان صدیقاً نبیاً'' کا ہے' یعنی آپؐ کے بعد اگر کسی قسم کی نبوت کی گنجائش ہوتی تو اس کے لئے صاحبزادۂ گرامی کو زندہ رکھا جاتا' اور وہی نبی ہوتے' گویا حدیث نے بتایا کہ ابراہیمؓ اس لئے نبی نہ ہوئے کہ آپؐ کے بعد نبوت کا دروازہ ہی بند تھا' یہ نہ ہوتا تو وہ زندہ بھی رہتے اور ''صدیق نبی'' بھی بنتے۔''

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد:۲۳ شمارہ:۴۶ ۱۷ تا ۲۳ صفر المظفر ۱۴۲۵ھ مطابق ۹ تا ۱۵ اپریل ۲۰۰۴ء

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

اس شمارے میں

اداریہ	4
مناقب صحابہؓ (مولانا غلام غوث ہزارویؒ)	6
عذاب الٰہی (علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ)	9
قادیانیت کا خاتمہ قریب ہے (مولانا محمد علی صدیقی)	13
قمر و ساری (ابوعبادہ صدیق احمد)	15
علم کی وائلڈ پرونگ (اوریا مقبول جان)	17
قادیانیت کا زوال مقدر ہو چکا (ابو معاویہ مولانا محمد طیب فاروقی)	19
بزرگوں کی باتیں (مولانا منظور احمد الحسینی)	20
دینی مدارس کی ضرورت (عمار عامر)	22
اخبار عالم پر ایک نظر	24

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر اعلیٰ
محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

مجلس ادارت
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۶۵ ڈالر
یورپ، افریقہ: ۵۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر
زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۷ روپے، ششماہی ۱۵۰ روپے، سالانہ ۳۰۰ روپے
چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت ... اکاؤنٹ نمبر 363-8/1 ... 927-2 ... الائیڈ بینک ... پاکستان ارسال

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۸۳۴۸۶-۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jamia Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش، کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قادیانی ٹی وی چینل MTA کی نشریات دکھانے پر پابندی عائد کی جائے

قادیانیوں کا ٹی وی چینل جو ’’مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA)‘‘ کے نام سے اپنی نشریات دنیا بھر میں دکھاتا ہے‘ گزشتہ دنوں ’’جنگ لندن‘‘ کی ایک اشاعت میں ایک اشتہار میں اسے مسلمانوں کا ٹی وی چینل لکھا گیا تھا جس پر مسلمانوں میں شدید غم و غصہ پایا گیا تھا اور مسلم امہ نے اس پر شدید احتجاج کیا تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اس موقع پر واضح طور پر اعلان کیا تھا کہ قادیانیوں کا ٹی وی چینل MTA مسلمانوں کا ٹیلی ویژن چینل ہرگز نہیں ہے بلکہ قادیانی اپنے اس ٹیلی ویژن چینل کو مسلمانوں کا ٹیلی ویژن چینل قرار دے کر دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس ٹی وی چینل کو اپنے باطل مذہب کی تبلیغ کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ اس قادیانی ٹی وی چینل کی نشریات پاکستان میں بھی دکھائی جاتی ہیں۔ ہم وزارت اطلاعات سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جہاں دیگر مختلف ٹی وی چینلز کی نشریات پر حکومت کی جانب سے پابندی لگائی گئی ہے جس کے بعد ان ٹی وی چینلز کی نشریات پاکستان میں نہیں دیکھی جا سکتیں‘ اسی طرح قادیانی ٹی وی چینل MTA کی نشریات دکھانے پر بھی پابندی لگائی جائے۔ اس لئے کہ یہ نشریات ملک کی مسلم اکثریتی آبادی کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستان کے خلاف انتہائی مکروہ اور بے بنیاد پروپیگنڈے پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان نشریات کی وجہ سے ملک میں کسی بھی وقت نقص امن کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے جس کا ملک کسی بھی صورت میں متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے فوری طور پر حکومت نہ صرف یہ کہ خود بھی ان نشریات کو بلاک کرے بلکہ کیبل آپریٹرز کو بھی اس بات کا پابند کرے کہ وہ قادیانی ٹی وی چینل کی نشریات کسی قیمت پر نہ دکھائیں ورنہ ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ حکومتی سطح پر ان پابندیوں کے نفاذ کے ذریعہ یقیناً ایک بہت بڑے فتنے کی روک تھام ہو سکے گی۔

مشترکہ لائحہ عمل کی ضرورت

اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کو جس امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے‘ اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ ان کی کوئی مرکزیت نہیں ہے۔ گزشتہ دنوں جب ملائیشیا کے سابق وزیر اعظم مہاتیر محمد نے یہودیوں کے بارے میں بعض ریمارکس دیئے تھے تو پوری دنیا میں اس کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی برپا ہو گیا تھا۔ اس کی وجہ محض یہ ہے کہ یہودیوں کی ایک مرکزیت ہے۔ وہ امریکا اور دیگر ممالک میں اہم ترین مناصب پر فائز ہیں۔ وہ ان ممالک کی معیشت پر قابض ہیں۔ لیکن جب بات یہودی مفادات کی آتی ہے تو وہ یہودیوں اور اسرائیل کے وفادار پہلے ہوتے ہیں اور اپنے ممالک کے وفادار بعد میں۔ یہی وہ چیز ہے جو انہیں ہر مقام پر یہودیوں کو فائدہ پہنچانے پر اکساتی ہے اور مسلمانوں کو ہر مقام پر زک پہنچانے پر ابھارتی ہے۔ یہی صورتحال

قادیانیوں کی بھی ہے۔وہ بالکل یہودیوں کی طرح پاکستان میں اہم ترین مناصب پر فائز ہیں اور ان کی مختلف کمپنیاں ملک میں معیشت کو اپنے قابو میں رکھنے کے لئے کام کر رہی ہیں۔قادیانی بھی قادیانیوں کے اور بالخصوص اپنی قادیانی جماعت کے وفادار پہلے ہیں اور ملکی وفاداری کا تصور تو ان کے یہاں سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔جو کچھ ان کا سربراہ ان کے کانوں میں انڈیلتا ہے وہ اس پر سحر زدہ معمول کی طرح عمل کرتے ہیں۔قادیانیوں اور یہودیوں کو ان کی اسلام دشمن پالیسیوں سے روکنے اور مسلمانوں کو ان کے شر سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ مسلم ممالک ان کے خلاف کوئی مشترکہ لائحہ عمل طے کریں اور اس پر سختی سے عمل پیرا ہوں۔بصورت دیگر قادیانیت اور یہودیت کا فتنہ ان کے خلاف اپنی شرانگیز مہم میں کامیاب ہو جائے گا' جو کسی طور پر مسلمانوں کے مفاد میں نہیں ہوگا۔اس لئے مسلمانوں کو جلد از جلد اپنی پالیسی طے کرنی چاہیے۔

مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد کا سانحہ ارتحال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد طویل علالت کے بعد جمعرات ۱۸/ مارچ ۲۰۰۴ء کو انتقال کر گئے۔ان کی عمر ۹۰ برس کے لگ بھگ تھی۔مولانا عبدالرحمٰن آزاد مرحوم' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رفقاء میں سے تھے۔۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران آپ گرفتار ہوئے اور قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ایک موقع پر حکومت نے انہیں اس شرط پر رہائی کی پیشکش کی کہ وہ حکومت سے معافی مانگ لیں' لیکن انہوں نے کہا کہ انہیں موت تو قبول ہے مگر وہ اس مشن سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔اس کے علاوہ بھی مختلف دینی کاموں کی انجام دہی کی وجہ سے وہ متعدد مرتبہ پابند سلاسل رہے۔مرحوم کے پسماندگان میں دو صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں شامل ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' نائب امیر مرکزیہ حضرت سید نفیس شاہ الحسینی دامت برکاتہم' ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا بشیر احمد' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور دیگر زعماء و کارکنان کی جانب سے ادارہ مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزادؒ کے پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ان کی خدمات کو قبول فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔(آمین)

ضروری اعلان

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کے اندرون و بیرون ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاددہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی بذریعہ منی آرڈر' چیک یا ڈرافٹ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ مین اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ کی سہولت حاصل ہے۔قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک ٹکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔ (ادارہ)

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ

مناقب صحابہ رضی اللہ عنہ

زیر نظر تحریر حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وہ تاریخی مقالہ کا اردو ترجمہ ہے جو عالمی سیرۃ کانفرنس منعقدہ ۱۰/ مارچ ۱۹۷۶ کو پشاور صوبہ سرحد میں فضائل ومناقب اور دفاع صحابہؓ کے موضوع پر پڑھا گیا جسے امام حرم مکی شیخ محمد بن عبداللہ السبیل اور دیگر عرب مندوبین نے بے حد پسند فرمایا۔

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں جس کی حمد مجھ سے اور کسی اور مخلوق سے اس کی شان کے مطابق ہونی ناممکن ہے اور نہ ہی اس کا شکر ادا ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کی ثنا بیان کی جا سکتی ہے بس وہ ایسا ہی ہے جیسے خود اس نے اپنی ثنا بیان کی ہے اور رحمت نازل ہو اور سلام ہو اس ذات پر جس کو اس خدائے برتر نے تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا یعنی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ پر جو امی نبی عربی اور ہاشمی ہیں۔

امابعد: حضرات والا شان! یہ محفل سرور دو عالم تمام پیغمبروں سے افضل خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک اور تعلیمات و معجزات کے ذکر کے لئے منعقد کی گئی ہے اور میرے فرائض میں سے ہے کہ میں اس ذات پاک کے بعض معجزات کا ذکر کروں۔

تعریف معجزہ:

پہلے معجزہ کی تعریف کردوں معجزہ وہ فعل ہے جو کسی نبی سے اللہ تعالیٰ کے اذن سے صادر ہو جس پر اور کوئی قادر نہ ہو سکے تاکہ اس سے اس پیغمبر کی صداقت ظاہر ہو اس کی بات روشن ہو اور اس کی حجت لوگوں کے سامنے پوری ہو جائے جیسے موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں جادوگر تھے کہ اپنی فن جادو میں خوب ماہر تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی سچ مچ سانپ بن کر دوڑنے لگی ہے اور ان کا جادو تو صرف نظر بندی تھی لوگوں کو ایسا دکھائی دیتا تھا کہ وہ رسیاں اور لاٹھیاں سانپ ہیں حقیقت میں کوئی تبدیلی نہ ہوتی تھی تو وہ جان گئے کہ یہ انسانی طاقت سے باہر ہے اور موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے رب یعنی رب العالمین پر ایمان لے آئے۔

حضرات! اکثر اصحاب رسول معجزہ اور خارق عادت دیکھے بغیر ایمان لائے ان کی تعداد میں مختلف اقوال ہیں کسی نے یہ تعداد پانچ لاکھ بتائی ہے کسی نے دس لاکھ کسی نے پندرہ لاکھ اور کسی نے پچیس لاکھ

مرسلہ: مولانا محمد نذر عثمانی

لکھی ہے مگر دس لاکھ سے کیا کم ہوگی اور اتنے صحابہ کرام کا وجود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن پاک کے بعد بہت بڑا اور عظیم الشان معجزہ ہے۔

جیسے تمام لوگ قرآن پاک کی ایک سورۃ کی طرح سورۃ بنانے سے قاصر رہے۔ اسی طرح تمام جہاں اتنی بڑی تعداد کو قعر ذلت سے نکال کر اوج ثریا پر پہنچا دینے اور فرش سے عرش تک لے جانے کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے جو صدیق تھے نیکوکار اور جاں نثار تھے عاشق صادق اور آپ کی سنت پر مرمٹنے والے تھے اللہ کی راہ میں مال و جان قربان کرتے تھے انہوں نے پوری سعی کی اور اپنی بیویوں باپوں بیٹوں رشتہ داروں اور ملک و وطن کو چھوڑ اور ایک اللہ کے ہو کر اس کی عبادت کے لئے کبھی حبشہ کو ہجرت کی اور کبھی مدینہ منورہ کو اللہ تعالیٰ کو ماننے کی وجہ سے ان کو سخت سے سخت تکلیفیں دی گئیں اور پوری طرح جھنجھوڑا گیا مگر نہ وہ گھبرائے نہ غم کیا نہ کمزور پڑے اور نہ ہی تھکے بلکہ پورا پورا صبر کر کے سب کچھ برداشت کیا۔

برادران اسلام! ان کے فضائل ومناقب کا اعتراف ان کے سخت مخالفین اور دشمنوں نے بھی کیا اور فضیلت تو وہی ہے جس کا اعتراف دشمن بھی کرے۔

لارڈ ولیم جو ایک متعصب عیسائی مورخ ہے لکھتا ہے کہ صحابہؓ خدا سے ڈرتے تھے اور ان کی حکومت خدا ترسی پر مبنی تھی ان میں اختلاف ہو جانے کے بعد بھی قرآن پاک میں نہ کوئی تبدیلی آئی نہ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی ہوئی دین کے معاملے میں ان میں استقامت اور مضبوطی تھی اور وہ اتباع رسول کے عاشق تھے۔

صحابہ کے دشمن سے اتحاد اور میل ملاپ نہ کرو:

حضرت پیران پیر شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے چنا اور پھر میرے اصحاب چنے پھر ان کو میرا یار و مددگار بنایا ان سے خسر و دامادی کے رشتے ہوئے اور مستقبل

میں ایسی قوم پیدا ہوگی جو ان صحابہؓ کی شان کو گھٹائے گی‘ تو ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا ترک کر دو‘ نہ ان سے شادی کرو‘ ان کی نہ نماز جنازہ پڑھو اور نہ ہی ان کے ساتھ نماز پڑھو‘ ان پر لعنت نازل ہوئی۔ (اوکما قال)

اور صحیح مسلم میں ہے:

”آخر زمانہ میں ایک قوم ہوگی جو وہ باتیں تمہارے سامنے بیان کرے گی‘ جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے باپ دادوں نے‘ ایسے لوگوں سے بچتے رہنا‘ کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں یا کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں۔“ (اوکما قال)

تو اس صحیح حدیث کی وہی تشریح ہے جو حضرت پیران پیرؒ کی حدیث میں ہے‘ ہم نے نہیں سنا تھا کہ پچھلے لوگوں نے پہلے بزرگوں پر لعنت کی ہو‘ سوائے اس زمانہ کے۔

محترم بزرگان دین! بعض لوگوں نے اصحابؓ رسول کو مذاق بنا رکھا ہے لیکن وہ اپنے اوپر ہی ظلم کر رہے ہیں‘ صحابہ کرامؓ کا وہ کیا بگاڑ سکتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ خدا کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے‘ وہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں کسی کی پرواہ نہ کرتے تھے‘ نہ کسی کی ملامت سے ڈرتے تھے‘ ان کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت و رضامندی کی سند عطا فرمائی تھی:

ا:...... ایک جگہ قرآن کریم میں ان کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: ”رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ“ (کہ خدا ان سے راضی اور وہ خدا سے راضی)

۲:...... دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے رحمت سے رجوع فرمایا نبی پر اور مہاجرین و انصار پر جنہوں نے اس نبی کا ساتھ آڑے وقت میں دیا۔“

یہ غزوہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ تھا جو نویں ہجری کو تبوک کے مقام پر ہوا‘ تو یہ رحمت تمام صحابہؓ پر تھی‘ پھر اس رحمت میں انصار و مہاجرین کو اکٹھا کر دیا‘ ان کی عظیم فضیلت ہے۔

تیسری جگہ ارشاد فرمایا ہے: ”لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاں ایمان کو محبوب (اور پیارا) بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں خوبصورت کر کے رکھ دیا‘ اور تمہارے دل میں کفر اور فسق و فجور اور نافرمانی کی نفرت پیدا کر دی۔“

تو یہ آیت کریمہ صحابہؓ کی محبت ایمان اور گناہوں سے نفرت کی زبردست دلیل ہے اور یہ قرآن ہے جس کے بعد اس کے خلاف روایات صرف گمراہی ہیں۔

اب اس کے بعد ان روایات پر دھیان نہ دیا جائے جو کسی تاریخ یا سیرت کی کسی کتاب میں اس کے خلاف ہیں جو یا تو منکر ہیں یا من گھڑت‘ خاص کر جبکہ انہی کتابوں کی دوسری روایات ان غلط روایات کے خلاف بھی موجود ہیں۔

باقی رہا ان کا آپس میں بعض فروعی باتوں میں اختلاف‘ تو یہ ان کے اجتہاد پر مبنی ہے جو انہوں نے شرعی حدود کو جاننے کے لئے اپنی اعلیٰ تحقیقات کی روشنی میں کیا‘ یہی حال ان جنگوں کا ہے جو بعض صحابہ (حضرت علیؓ‘ حضرت معاویہؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم) کے درمیان ہوئیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے تھا‘ ہر ایک نے اس پر عمل کیا جو اس نے اللہ تعالیٰ کے ہاں حق سمجھا اور یہ حضرات اونچے مجتہد تھے‘ مجتہد اگر درست فیصلہ کرے تو اس کو دو اجر ملتے ہیں‘ اگر رائے میں خطا ہو جائے تو ایک اجر ملتا ہے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جس پر پہلے کے علماء راسخین اور پچھلے فقہاء محققین کا اتفاق و اجماع ہے۔

صحابہؓ کا مخالف زندیق ہے:

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے ایک جلیل القدر تبع تابعی امام ابوزرعہؒ سے نقل فرمایا ہے کہ جب کسی آدمی کو دیکھو کہ کسی صحابیؓ کی تنقیص کر رہا ہے‘ تو یقین کر لو کہ وہ زندیق ہے‘ اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں‘ قرآن حق ہے اور جو کچھ قرآن پاک میں ہے‘ سب حق ہے اور یہ سب باتیں اور سارا دین ہم تک انہی صحابہؓ نے پہنچایا ہے‘ تو جو شخص ان پر جرح کرے وہ دین کے گواہ مجروح کر رہا ہے‘ تا کہ کتاب و سنت کے احکام کو باطل یا مشکوک کر دے‘ تو جرح اس شخص پر زیادہ بہتر ہے‘ یہ زندیق ہے۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد اول صفحہ ۱۱)

اسی طرح شیخ کمال ابن ہمام (شارح فتح القدیر) نے امام سبکیؒ کا قول نقل فرمایا ہے کہ فیصلہ کن بات یہ ہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ سب کے سب عدولی تھے اور کسی بکواسی اور معطل کا زنخ نہیں سن سکتے‘ ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں ان پر طعن یا جرح کرنے والوں سے برأت کا اعلان کرتے ہیں۔ ان پر طعن کرنے والے صاف گمراہی اور گھاٹے میں ہیں‘ جو بھی اس کے خلاف عقیدہ رکھے وہ بدبختی ہے۔ (تحریر الاصول صفحہ ۲۶۱ جلد ثانی)

اس لئے اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ سوائے نیکی کے ان کے ذکر سے زبان کو روکے رکھنا چاہئے۔

برادران محترم! کیا کوئی مسلمان یہ جرأت کر سکتا ہے کہ یہ کہے کہ چار یارؓ (خلفائے راشدین) حضرت معاویہؓ‘ حضرت عائشہ صدیقہؓ‘ حضرت حسینؓ‘ حضرت عمرو بن العاصؓ اور حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہم اجمعین مجتہد اور فقیہ نہ تھے؟ اور کیا کوئی مسلمان یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ وہ ان حضرات سے زیادہ علم والا اور متقی ہے؟ تو برادران اسلام کسی ایک نبی کی تنقیص اور کسی ایک صحابی کی توہین کتاب و سنت کے

خلاف (اور گمراہی) ہے" سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"میرے صحابہؓ کے بارے میں خدا سے ڈرو' خدا سے ڈرو (میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنانا کہ ان پر تنقید کے تیر چلانے لگ جاؤ) جس کسی نے ان صحابہؓ سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے ان کو برا سمجھا مجھے برا سمجھنے کی وجہ سے ان کو برا سمجھا۔"

یہ قولی حدیث ہے جس میں آپؐ نے ہم کو حکم دیا ہے تو اس حکم کی تعمیل ہم پر واجب ہے۔ صحیح بخاری میں ہے:

"جب حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے سامنے (وتر کے معاملہ میں) حضرت معاویہؓ کا ذکر ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ ان کا ذکر نہ کرو کیونکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ملی ہے۔" اور ایک اور روایت میں ہے: "ان کا ذکر نہ کرو اس لئے کہ وہ فقیہ و مجتہد ہیں۔"

تو یہ صحیح روایت بتاتی ہے کہ جس مسلمان نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی ہو یا وہ فقیہ و مجتہد ہو اس کی برائی کرنی یا اس کو کسی برائی سے یاد کرنا منع ہے ان کی نیکی اور بھلائی ہی کا ذکر کرو۔

محترم و مکرم مندوبین! ابراہیم علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی کہ میری اور میرے بیٹے اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایسا شخص پیدا ہو جو کتاب و حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے جیسے کہ قرآن پاک میں ہے اور یہ پاک کرنے والے سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کون ہو سکتے ہیں؟ اور یہ پاک شدہ حضرات اصحاب رسولؐ کے سوا کون ہو سکتے ہیں؟

قرآن پاک میں دوسری جگہ ارشاد ہے:

"اللہ تعالیٰ نے مومنین پر بڑا احسان کیا کہ ان ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ تعالیٰ کی آیتیں سناتا اور ان کو پاک کرتا ہے۔" الخ

قرآن پاک میں یہ مقام' مقام مدح ہے' تو رسول کا یہ تزکیہ اور تربیت کامل اور اتم ہوئی اور اگر صحابہ کرامؓ کا تزکیہ نہ ہو تو سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مزکی اور تربیت کرنے والے کیسے ہوئے؟ پس ہمارا ایمان ہے کہ رسولؐ کے صحابہؓ کے اخلاق عالی ان کے نفوس مطمئن و مزکی تھے۔ ان کے اعمال صالح اور نیتیں خالص تھیں اور ان کے تقویٰ و طہارت' علم و عمل' توبہ و خلوص اور اتباع رسول کی انتہائی حرص میں ہمارے لئے نمونہ عمل موجود ہے' وہ سب کے سب بڑے لوگ اور رجال آخرت تھے۔ طرح طرح کی فضیلتیں اور خوبیاں ان میں موجود تھیں۔

ان میں حضرت ابوبکر' حضرت عمرؓ' حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین تھے' جن کی قوت و طاقت' دینی صلابت و پختگی' ان کی بہترین تدبیروں' نافع علم و صالح عمل اور خدا ترسانہ حکومت پر سارا جہاں گواہ ہے۔

ان میں حضرت مصعب ابن عمیرؓ' جعفر طیارؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح جیسے بزرگ تھے' جنہوں نے اپنے فصیح و بلیغ کلام و خطاب سے مدینہ منورہ' حبشہ اور اہل مدینہ کے دل موہ لئے تھے۔ ان میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور عبدالرحمٰن بن عوفؓ جیسے حضرات موجود تھے' جن کے دل علمی نکات اور الٰہی اسرار کے خزانے تھے۔ ان میں حضرت طلحہؓ' حضرت زبیرؓ اور حضرت عمار بن یاسرؓ جیسے بزرگ تھے' جن کے ایثار و قربانی نے اپنے نفوس قدسیہ دے کر جنت خریدی۔

ان میں حضرت کعب' حضرت بلال' حضرت سمیہ' اور حضرت خباب رضی اللہ عنہم جیسے جرو استقلال کے پہاڑ تھے' جنہوں نے بڑے بڑے ظالموں اور جابروں کو ان پر ظلم کرتے کرتے تھکنے پر مجبور کر دیا' مگر خود دین حق سے نہ ہٹے اور سوائے "احد' احد" کے کچھ نہ کہا۔

ان میں حضرت سکران' حضرت شموس اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہم جیسی ہستیاں تھیں جو مال و دولت کو لات مار کر اعزہ و اقارب کو چھوڑ کر اور ملک وطن سے ہجرت کر کے کبھی حبشہ میں جا کر خدا کی یاد اور دین کی خدمت میں لگ گئے اور کبھی مدینہ منورہ کو ہجرت کی۔

ان میں حضرت عائشہ صدیقہؓ' حضرت معاویہؓ' حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم جیسے بزرگ تھے جو اپنی فقہی و علمی قابلیت' ذہانت اور مہارت کی وجہ سے دنیا بھر کے مرجع بنے ہوئے تھے۔

تو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سب کے سب' سب سے زیادہ نیکوکار اور خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے' انہوں نے دین اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا۔

ان کی شہرت اور دھاک چار دانگ عالم میں بیٹھ گئی' وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے اور خیر و طاعت' آرام اور بھوک پیاس میں (تکلیف اور راحت میں) بھی خدا تعالیٰ کے رسول کی سنت کی پیروی کرتے رہے۔

یہ جماعت صحابہؓ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے (اتنی بڑی تعداد کو فرش سے عرش تک پہنچا دیا اور خدا کے رنگ میں رنگ دیا' جنہوں نے اسلامی فریضہ آپؐ کے بعد ادا کر کے مقصد حیات پورا کر دیا' جس کا نمونہ دنیا میں کوئی پیش نہیں کر سکتا)۔

☆☆..........☆☆

عذابِ الٰہی

مرسلہ: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

آج کا دور فتنوں کا دور ہے' حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بدولت امت محمدیہ عام عذاب سے تو محفوظ ہوگئی مگر اس میں فتنوں کی وبا پھوٹ پڑی' یہ بھی ایک طرح کا عذاب الٰہی ہے' جس سے عوام تو کیا خواص تک محفوظ نہیں ہے۔ محدث العصر حضرت بنوریؒ کی اسی موضوع پر ایک فکر انگیز تحریر ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ

حق تعالیٰ جل ذکرہٗ نے امت محمدیہؐ کے لئے جس ہادی ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کا انتخاب فرمایا' اسے رحمۃ للعلمین بنایا' اس رحمت کا ظہور بہت سی شکلوں میں ہوا۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ تمام امت' خواہ وہ دعوت محمدیہؐ کے سایہ میں آئی ہو یا نہ آئی ہو' اس رحمت عامہ کی بدولت عام عذاب الٰہی سے محفوظ ہوگئی' پہلی امتوں پر طرح طرح کے عذاب عام نازل ہوئے' جن سے پوری کی پوری امتیں تباہ وبرباد کردی گئیں' بعض کو بندر اور خنزیر کی شکل میں مسخ کردیا گیا' بعض پر آسمان سے پتھر برسائے گئے' بعض کو زمین میں دھنسا دیا گیا' بعض کو طوفان کی نذر کردیا گیا اور بعض کو سمندر میں غرق کردیا گیا' حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان سے محفوظ رکھا' صحیح بخاری وغیرہ کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی' جس کا ترجمہ یہ ہے:

"تو کہہ اس کو قدرت ہے اس پر کہ
بھیجے تم پر عذاب اوپر سے (جیسے پتھر برسانا
طوفانی ہوا اور بارش) یا تمہارے پاؤں کے
نیچے سے (جیسے زلزلہ اور سیلاب وغیرہ) یا
بھڑا دے تم کو مختلف فرقے کرکے اور
چکھادے ایک کو لڑائی ایک کی۔"

جس میں تین قسم کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے' آسمانی عذاب' زمین کا عذاب اور باہمی اختلاف کا عذاب' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی قسم کے عذاب سے نجات کی دعا فرمائی اور وہ قبول ہوئی' پھر دوسری قسم کے عذاب سے نجات کی دعا کی اور وہ بھی قبول ہوئی' جب تیسری قسم کے عذاب سے نجات کی دعا فرمائی تو قبول نہیں ہوئی' جس سے معلوم ہوا کہ اس امت کا عذاب آپس کا اختلاف ونزاع ہوگا۔

اس اختلاف کی صورتیں مختلف رہی ہیں' یہ کبھی باہمی خانہ جنگی اور قتل وقتال کی صورت میں ظاہر ہوا' کبھی باہمی نزاع وجدال کی صورت میں نمودار ہوا' کبھی شقاق وافتراق کے راستے سے آیا اور کبھی بدظنی وبدگمانی' طعن وتشنیع اور لعنت وملامت کی صورت میں ابھرا۔

اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ خلیفہ مظلوم سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد اس امت پر فتنوں کا دروازہ کھل گیا' جنگ جمل' جنگ صفین' واقعہ حرہ' واقعہ دیر الجماجم' واقعہ کربلا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت وغیرہ اسی دردناک سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔ بہرحال اس امت میں ابتدا ہی سے فتنوں کا دور شروع ہوا اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امت میں فتنوں کا دور کم وبیش برابر جاری رہے گا۔ فرق یہ ہے کہ دور اول میں عہد نبوت کے قرب کی وجہ سے امت کا ایمان قوی تھا' یہی وجہ ہے کہ شدید ترین اختلاف اور جدال وقتال کے باوجود دور اول کے تمام فتنے امت کے ایمان کو متزلزل نہیں کرسکے' بلکہ تمام مسلمانوں کا ایمان اپنی جگہ قائم وراسخ رہا۔

سب سے بڑا اور خطرناک فتنہ وہ ہوتا ہے' جس سے ایمان کے زائل ہونے کا خطرہ پیدا ہوجائے' اگرچہ اپنی ظاہری شکل وصورت کے اعتبار سے وہ فتنہ معمولی معلوم ہوتا ہو' چنانچہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اس امت کا سب سے بڑا فتنہ دجال لعین کا فتنہ ہوگا جو خدائی کا دعویٰ کرے گا اور ہر قسم کے دجل وفریب سے لوگوں کے ایمان کو غارت کرے گا' یہ فتنہ اگرچہ قیامت کے بالکل قریب ہوگا اور قیامت کی علامات کبریٰ میں سے ہوگا' تاہم اس کی شدت واہمیت کی بناپر ہر نبی ورسول نے اپنی اپنی امتوں کو اس فتنہ سے ڈرایا اور اس کے ایمان سوز نتائج وعواقب سے آگاہ کیا' مگر چونکہ اس فتنہ کا ظہور امت محمدیہؐ کے عہد میں ہونا تھا اور اس فتنہ کبریٰ سے براہ راست اسی امت کا تعلق تھا' اس لئے حضرت رسالت مآبؐ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت وضاحت وصراحت کے ساتھ اس سے ڈرایا اور اس کی واضح علامتیں بیان فرمائیں تاکہ ہر شخص دجالی فتنہ کو پہچان سکے اور امت گمراہی سے بچے۔ الغرض زوال ایمان کا فتنہ تو سب سے بڑا فتنہ ہے۔ (اللہ تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھے) اور اس کا ظہور بھی امت کے بالکل آخری دور میں ہوگا' لیکن اس کے علاوہ ہر دور میں جن فتنوں کا ظہور ہوتا رہا ہے' وہ اعمال واخلاق' بدعت والحاد اور

تشتت وافتراق کے فتنے ہیں۔

ہم جس دور سے گزر رہے ہیں' یہ گویا گوں فتنوں کی آماجگاہ ہے' ہر طرف سے مختلف قسم کے فتنوں کی یورش ہے' ان میں سب سے زیادہ جن فتنوں سے امت کو واسطہ پڑا ہے' وہ اخلاقی و عملی فتنے ہیں۔ عوام زیادہ تر اخلاقی فتنوں میں مبتلا ہیں اور بد عملی کے فتنوں کا شکار ہیں۔ فریضہ نماز میں تساہل' فریضہ صیام سے تغافل' فریضہ حج و زکوٰۃ میں تکاسل وغیرہ وغیرہ۔ عبادات ہوں یا اخلاق' معاملات ہوں یا معاشرت' ہر شعبہ دین میں بد عملی کا دور دورہ ہے اور بہت سے فتنے اسی بد عملی کے نتائج ہیں۔

شراب نوشی' عریانی و بے حیائی' فواحش و منکرات' مرد و زن کے مخلوط اجتماعات' مخلوط تعلیم' تھیٹر اور سینما' ریڈیو اور ٹیلی ویژن' زنا اور بدمعاشی' بداخلاقی و بد اطواری' لوٹ مار' چوری اور ڈاکہ' رشوت و خیانت' جھوٹ اور بہتان طرازی' غیبت اور چغلی' حرام خوری کی نت نئی صورتیں' حرص دنیا کی خاطر اشیاء خوردنی میں ملاوٹ' کہاں تک شمار کیا جائے' بے شمار برائیاں ہیں جو دور حاضر میں اس کثرت سے ظاہر ہوئیں کہ پچھلے زمانوں میں اس کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا تھا' عقل حیران اور انسانی ضمیر انگشت بدنداں ہے کہ یا اللہ! دنیا کیا سے کیا ہوگئی؟؟ اگر آج قرون اولیٰ کے مسلمان زندہ ہو کر آجائیں اور اس دور کے مدعی اسلام مسلمانوں کے اخلاق و عمل کا یہ نقشہ دیکھیں تو خدا جانے کیا کہیں اور ہمارے بارے میں کیا رائے قائم کریں۔

بہر حال یہ فتنے اور یہ امراض تو وہ ہیں جن میں زیادہ تر عوام مبتلا ہیں' اب ذرا خواص امت پر بھی سرسری نگاہ ڈالئے۔ یہ حقیقت ہے کہ علماً کرام اس عالم کا دل و دماغ ہیں اور عوام امت بمنزلہ اعضائے انسانی کے ہیں۔ علمائے امت کا مقام وہی ہے جو انسانی جسم میں قوائے رئیسہ' دل و دماغ' جگر اور گردوں کا ہے' اعضائے رئیسہ اپنا کام ٹھیک ٹھیک کر رہے ہوں تو جسم کسی اندرونی مرض کا شکار نہیں ہوتا اور بیرونی آفات و صدمات کے مقابلہ میں پوری قوت مدافعت رکھتا ہے' عام اعضائے انسانی کا نقص اعضائے رئیسہ کے اختلال کی نشاندہی کرتا ہے اور ظاہر جسم کی خرابی اکثر و بیشتر جسم کی اندرونی قوتوں کی خرابی سے ہوتی ہے' اسی طرح عوام امت میں خرابی زیادہ تر علماً امت کی خرابی و فساد سے ظہور میں آئی ہے' جب علماً امت اپنا فرض منصبی ادا کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو عوام میں فساد کے در آنے کا راستہ کھل جاتا ہے۔

اس جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ خود صحیح ہو اور ایمان و تقویٰ اور اخلاق و عمل صالح سے آراستہ ہو اور دوسرا فرض یہ ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے منصب پر فائز ہو اور صراط مستقیم کی طرف امت کی رہنمائی کریں اور کسی قسم کا نقص' اعتقادی' اخلاقی یا عملی' امت میں واقع ہو تو اس کے لئے بے چین ہو جائیں اور اس کی اصلاح کے لئے صحیح تدابیر کریں' اگر خود ان ہی میں نقص آجائے تو امت کے عوام کا خراب ہونا لازمی ہے' اسی طرح اگر وہ اپنے مقام و مسند کو چھوڑ بیٹھیں' دعوت و تبلیغ اور اصلاح و تزکیہ کی خدمت سے دست کش ہو جائیں اور اصلاح امت کی فکر کو بالائے طاق رکھ دیں تو اس کے نتیجہ میں پوری امت فساد اور بد عملی کی لپیٹ میں آجاتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ امت کے لئے سب سے بڑا فتنہ یہ ہوتا ہے کہ مصلحین امت اپنے فریضہ منصبی سے غافل ہو جائیں' رفتہ رفتہ یہ مرض یہاں تک بڑھ جاتا ہے کہ علماً امت خود اپنی اصلاح سے بھی غافل اور مختلف امراض اور فتنوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں' تو اس کے نتیجہ میں امت پر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ امت امراض کے انتہائی خطرناک درجہ تک پہنچ جاتی ہے اور اس وقت کوئی توقع باقی نہیں رہتی کہ دعوت و تبلیغ اور اصلاح کی کوئی کوشش بارآور ہو سکے گی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک کلمات میں اسی کا نقشہ یوں پیش کیا گیا ہے:

"جب تم دیکھو کہ نفسانی خواہشات کی اتباع ہو رہی ہے' طبیعت کی حرص قابل اطاعت بن گئی ہے' ہر کام میں دنیا کی مصلحت بینی کا خیال رکھا جاتا ہے اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز ہے اور اپنی رائے کے خلاف ہر بات کو ہیچ سمجھتا ہے۔" (ابوداؤد)

جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو پھر اپنی فکر کرنی چاہئے' دنیا کی اصلاح کی فکر ختم کر دینی چاہئے! یہ کہ تبلیغی فریضہ ساقط ہو جاتا ہے' یہ دوسری بات ہے کہ انتہائی اولوالعزمی سے کام لیا جائے اور اس وقت بھی میدان میں آکر اس خدمت کو انجام دیا جائے' بہر حال جب حالات اتنے مایوس کن ہوں تو قدم کو جادۂ دعوت و اصلاح سے نہیں ہٹنا چاہئے۔

سب سے بڑا صدمہ اس کا ہے کہ مصلحین کی جماعتوں میں جو فتنے آج کل رونما ہو رہے ہیں' نہایت خطرناک ہیں۔ تفصیل کا موقعہ نہیں لیکن فہرست کے درجہ میں چند باتوں کا ذکر ناگزیر ہے۔

مصلحت اندیشی کا فتنہ:

یہ فتنہ آج کل خوب برگ و بار لا رہا ہے' کوئی دینی یا علمی خدمت کی جائے' اس میں پیش نظر دنیاوی مصالح رہتے ہیں' اس فتنہ کی بنیاد نفاق ہے' یہی وجہ ہے کہ بہت سی دینی و علمی خدمات برکت سے خالی ہیں۔

ہر دلعزیزی کا فتنہ:

جو بات کہی جاتی ہے اس میں یہ خیال رہتا ہے کہ کوئی بھی ناراض نہ ہو' سب خوش رہیں' اس فتنہ کی

اساس حب جاہ ہے۔

اپنی رائے پر جمود اور اصرار:

اپنی بات کو صحیح وصواب اور قطعی ویقینی سمجھنا' دوسروں کی بات کو در خور اعتناء اور لائق التفات نہ سمجھنا اور یہی یقین کرنا کہ میرا موقف سو فیصد حق اور درست ہے اور دوسرے کی رائے سو فیصد غلط اور باطل۔ یہ اعجاب الرائے کا فتنہ ہے اور آج کل سیاسی جماعتیں اس مرض کا شکار ہیں' کوئی جماعت دوسرے کی بات سننا گوارا نہیں کرتی' نہ یہ حق دیتی ہے کہ ممکن ہے کہ مخالف کی رائے کسی درجہ میں صحیح ہو یا یہ کہ شاید وہ بھی یہی چاہتے ہوں جو ہم چاہتے ہیں' صرف تعبیر اور عنوان کا فرق ہو یا الاہم فالاہم کی تعیین کا اختلاف ہو۔

سوءِ ظن کا فتنہ:

ہر شخص یا ہر جماعت کا یہ خیال ہے کہ ہماری جماعت کا ہر شخص مخلص ہے اور ان کی نیت بخیر ہے اور باقی تمام جماعتیں جو ہماری جماعت سے اتفاق نہیں رکھتیں' وہ سب خود غرض ہیں' ان کی نیت صحیح نہیں بلکہ اغراض پر مبنی ہیں' اس کا منشاء بھی عجب وکبر ہے۔

سوءِ فہم کا فتنہ:

کوئی شخص کسی مخالف کی بات جب سن لیتا ہے تو فوراً اسے اپنا مخالف سمجھ کر اس سے نہ صرف نفرت کا اظہار کرتا ہے بلکہ مکروہ انداز میں اس کی تردید فرض سمجھی جاتی ہے' مخالف کی ایک ایسی بات میں جس کے کئی محمل اور مختلف توجیہات ہو سکتی ہیں' وہی توجیہ اختیار کریں گے' جس میں اس کی تحقیر وتذلیل ہو۔

بہتان طرازی کا فتنہ:

مخالفین کی تذلیل وتحقیر کرنا' بغیر دلیل کے ان کی طرف گھناؤنی باتیں منسوب کرنا' اگر کسی مخالف کی بات ذرا بھی کسی نے نقل کر دی تو بلا تحقیق اس پر یقین کر لینا اور مزے لے لے کر محافل ومجالس کی زینت بنانا' بالفرض اگر خود بہتان طرازی نہ بھی کریں' دوسروں کی سنی سنائی باتوں کو بلا تحقیق صحیح سمجھنا' کیا یہ نص قرآنی کے خلاف نہیں؟:

"اگر آئے تمہارے پاس کوئی
گنہگار لے کر تو تحقیق کر لو۔"

جذبۂ انتقام کا فتنہ:

کسی شخص کو کسی شخص سے عداوت ونفرت یا بدگمانی ہے لیکن خاموش رہتا ہے لیکن جب ذرا اقتدار مل جاتا ہے' طاقت آجاتی ہے تو پھر خاموشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا' گویا یہ خاموشی معافی اور درگزر کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ بے چارگی وناتوانی اور کمزوری کی وجہ سے تھی' جب طاقت آگئی تو انتقام لینا شروع کیا' رحم وکرم اور عفو ودرگزر سب ختم۔

حب شہرت کا فتنہ:

کوئی دینی' علمی یا سیاسی کام کیا جائے' آرزو یہی ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ داد ملے اور تحسین وآفرین کے نعرے بلند ہوں' درحقیقت اخلاص کی کمی یا بالکل نہ ہونے کی وجہ سے اور خود نمائی وریاکاری کی خواہش سے یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے' صحیح کام کرنے والوں میں یہ مرض پیدا ہو گیا اور درحقیقت یہ شرک خفی ہے' حق تعالیٰ شانہ کے دربار میں کسی دینی یا علمی خدمت کا وزن اخلاص سے ہی بڑھتا ہے اور یہی تمام اعمال میں قبول عنداللہ کا معیار ہے' اخبارات' جلسے جلوس' دورے زیادہ تر اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

خطابت یا تقریر کا فتنہ:

یہ فتنہ عام ہوتا جا رہا ہے کہ لن ترانیاں انتہائی درجہ میں ہوں' عملی کام صفر کے درجہ میں ہوں' قوالی کا شوق دامن گیر ہے' عمل وکردار سے زیادہ واسطہ نہیں:

"کیوں کہتے ہو منہ سے جو نہیں
کرتے' بڑی بیزاری کی بات ہے اللہ تعالیٰ
کے یہاں کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔"

خطیب اس انداز سے تقریر کرتا ہے گویا تمام جہاں کا درد اس کے دل میں ہے لیکن جب عملی زندگی سے نسبت کی جائے تو درجہ صفر ہوتا ہے۔

پروپیگنڈہ کا فتنہ:

جو جماعتیں وجود میں آئی ہیں' خصوصاً سیاسی جماعتیں' ان میں غلط پروپیگنڈہ اور واقعات کے خلاف جوڑ توڑ کی وبا عام پھیل گئی ہے جس میں نہ دین ہے اور نہ اخلاق' نہ عقل ہے نہ انصاف' محض یورپ کی دین باختہ تہذیب کی نقالی ہے' اخبارات' اشتہارات' ریڈیو' ٹیلی ویژن تمام اس کے مظاہر ہیں۔

مجلس سازی کا فتنہ:

چند اشخاص کسی بات پر متفق ہو گئے یا کسی جماعت سے اختلاف رائے ہو گیا' فوراً ایک نئی جماعت تشکیل ہو گئی' طویل وعریض اغراض ومقاصد بتائے جاتے ہیں' پروپیگنڈہ کے لئے فوراً اخبار نکالا جاتا ہے' بیانات چھپتے ہیں کہ اسلام اور ملک بس ہماری جماعت کے دم قدم سے باقی رہ سکتا ہے۔

نہایت دلکش عنوانات اور جاذب نظر کلمات سے قراردادیں اور تجویزیں چھپنے لگتی ہیں' امت میں تفریق وانتشار اور گروہ بندی کی آفت اسی راستے سے آئی ہے۔

عصبیت جاہلیت کا فتنہ:

اپنی پارٹی کی ہر بات خواہ وہ کیسی ہی غلط ہو' اس کی حمایت وتائید کی جاتی ہے اور مخالف کی ہر بات پر تنقید کرنا سب سے اہم فرض سمجھا جاتا ہے۔ مدعی اسلام جماعتوں کے اخبار ورسائل تصویریں' کارٹون' سینما کے اشتہار' سود اور قمار کے اشتہار اور گندے مضامین شائع کرتے ہیں مگر چونکہ "اپنی جماعت" کے حامی ہیں اس لئے جاہلی تعصب کی بنا پر ان سب کو

باقی صفحہ ۱۸ پر

اخبار المدارس
دینی مدارس کا ترجمان ہفت روزہ
اخبار المدارس
"اخبار المدارس" اہل دین اور دینی مدارس کے دفاع و تحفظ کے مبارک مقصد کو لے کر میدان صحافت میں اترا ہے، تمام اہل مدارس سے گزارش ہے کہ ہمارے ساتھ قلمی تعاون فرمائیں اور ہفت روزہ "اخبار المدارس" کو چھوٹے بڑے مدارس تک پہنچانے کا بندوبست فرمائیں۔
فون
2567699
فیکس
2567866
موبائل
0300
2421874
منجانب
حافظ مسعود الحسن سرکولیشن منیجر ہفت روزہ "اخبار المدارس"
جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی نمبر 16

قادیانیت کا خاتمہ قریب ہے

مولانا محمد علی صدیقی

قادیانیوں کے بارے میں محدث العصر حضرت مولانا علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اور خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی اور موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم کے مرشد و مربی حضرت مولانا ابوالسعد احمد خان رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ قادیانیت کا وجود مٹ جائے گا اور لوگوں کو دیکھنے کے لئے مبلغ تک نہیں ملے گا۔ ان بزرگوں کی ہر بات واضح طور پر پوری ہوتی نظر آ رہی ہے۔ مرزا طاہر کے مرنے اور مرزا مسرور کے سربراہ ہونے کے بعد ابھی حال ہی میں جرمنی میں ایک قادیانی مبشر احمد ڈار نے علیحدہ جماعت بنانے کا اعلان کر دیا اور مصدقہ رپورٹوں کے مطابق قادیانی جماعت کے مرزا عبدالغفار جنبہ نے مرزا قادیانی کا جانشین ہونے کا اعلان کر دیا ہے اور اس نے مرزا مسرور کو بھی جرمنی سے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کی پیشگوئیوں کے مطابق وہ مرزا کا جانشین ہے اور اس کا دعویٰ جھوٹا ثابت کرنے والے کو دس لاکھ روپے انعام دیا جائے گا۔

آج کل جرمنی میں قادیانی جماعت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے پہلے افتخار احمد صاحب نے قادیانیت کو چھوڑ کر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر مولانا مشتاق الرحمٰن کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' پھر جناب عبدالمالک اپنے گھرانے سمیت مسلمان ہوئے' ان کے بعد قادیانی جماعت جرمنی کے شیخ راحیل صاحب نے مع اپنے گھرانے کے اسلام قبول کیا' پھر قادیانیوں کے معروف شاعر مظفر احمد اختر نے اپنے پورے گھرانے سمیت اسلام قبول کیا اور ان تمام نے قادیانیت کو چھوڑنے کا اور اسلام قبول کرنے کا اعلان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جرمنی کے امیر مولانا مشتاق الرحمٰن کے ہاتھ پر کیا' اور اب قادیانی جماعت کے رکن مرزا عبدالغفار جنبہ نے مرزا مسرور سے بغاوت کا اعلان کر کے خود اپنی جانشینی کا اعلان کر دیا اور اپنی بیعت نہ کرنے والے کو عذاب الٰہی کی وعید سنائی ہے اس کے لئے مرزا قادیانی کی پیش گوئیوں کا سہارا لیا' ویسے قادیانی جماعت کا ٹکڑے ٹکڑے ہونا بذات خود اللہ کی طرف سے عذاب ہے' رہی مرزا کی پیشگوئیوں کی بات تو اس سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان کی طرف سے شائع شدہ کتاب "اٹھارہ اہم پیشگوئیاں اور ان کا جائزہ" مرتبہ ڈاکٹر محمد اقبال رنگونی کا مطالعہ کر لیا جائے۔

ویسے قادیانی جماعت کا شیرازہ تو اسی وقت بکھرنا شروع ہو گیا تھا جب مرزا قادیانی کا نکاح محمدی بیگم سے نہیں ہوا بلکہ اس کے والد نے سلطان بیگ پٹی والے سے محمدی بیگم کا نکاح کر دیا تھا اور اس کے بعد عبداللہ آتھم پادری کا زندہ رہنا' پھر مولانا ثناء اللہ امرتسری کی زندگی ہی میں مرزا موت کے منہ میں چلا گیا اور مولانا پاکستان بننے کے بعد بھی زندہ رہے اور اس کی [illegible] نفس احمد نے نکال دی۔

ان واقعات کے بعد مزید قادیانی جماعت کی بنیاد اس وقت بکھری جب مرزا محمود کی نام نہاد خلافت کے مقابلہ میں مرزا کے خاص مرید محمد علی لاہوری نے اپنی علیحدہ جماعت بنانے کا اعلان کیا اور اس کی لاہوری پارٹی نے بظاہر مرزا کو نبی ماننے سے انکار کر دیا' حالانکہ یہ محمد علی لاہوری مرزا قادیانی اور پھر حکیم نورالدین کی قادیانی جماعت میں شامل رہا تھا۔

اس واقعہ سے جب قادیانیوں کی رسوائی ہوئی تو مرزا محمود نے اپنی جماعت کو سہارا دینے کی غرض سے صوبہ بلوچستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا اعلان کیا اور قادیانی مبلغین کی ایک کثیر تعداد بلوچستان میں مسلمانوں کے ایمان خراب کرنے کے لئے بھیجی۔ لیکن امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مفکر ختم نبوت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اس کا بروقت نوٹس لیا۔ پورے ملک میں دیوانوں کی طرح مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر کو اکٹھا کیا اور مجلس عمل تحفظ ختم نبوت بنائی۔ اس نام پر تحریک ختم نبوت ۵۳ء چلی' پندرہ ہزار مسلمان شہید ہوئے' لاتعداد زخمی ہوئے تو مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ' مولانا محمد علی جالندھریؒ کے فہم و فراست' مولانا محمد عبداللہؒ (خانقاہ سراجیہ)' مولانا احمد علی لاہوریؒ' مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ' مولانا حماد اللہ ہالیجویؒ کی رات کی تنہائی کی دعاؤں نے اس تحریک کو جلا بخشی اور قادیانیت پورے ملک میں بدنام ہو گئی

کارکنوں کی شہادت اکابر کے جیل جانے اور گولی اور لاٹھی سے یہ تحریک بظاہر دبا دی گئی لیکن اس تحریک نے ایک بار پھر جنم لیا اور ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے امت مسلمہ کے فیصلے کی توثیق کر دی اور شہدائے تحریک ختم نبوت کو خراج عقیدت اس فیصلے کے ذریعہ پیش کر دیا کہ مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

پھر یہ بھی نہیں کہ قادیانی کہہ دیں کہ ہمارا موقف نہیں سنا گیا' جب قادیانیوں نے سابقہ ربوہ موجودہ چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر نشتر میڈیکل کالج کے مسلمان طلباء پر ظلم کے پہاڑ توڑے اور اس کے خلاف ملک بھر میں احتجاج ہوا' قومی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ' مولانا غلام غوث ہزارویؒ' علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی' پروفیسر عبدالغفور' مولانا عبدالحقؒ' عبدالحکیم کے علاوہ سرکاری بینچ کی طرف سے مولانا انصاری وغیرہ نے یہ مسئلہ قومی اسمبلی کے فورم پر اٹھایا تو قومی اسمبلی میں قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو بلا کر ان سے تیرہ دن تک تفصیلی بات ہوئی' اس کے بعد قومی اسمبلی نے متفقہ فیصلہ دیا۔ اس تحریک کے قائدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ اور حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ تھے جنہوں نے ایک بار پھر تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا۔ قادیانی گروہ اور اس کا سربراہ مرزا ناصر امت مسلمہ کے مقابلہ میں ناکام ہوا۔ آخر اس صدمہ کو دور کرنے کے لئے مرزا ناصر نے ایک سولہ سالہ لڑکی سے بڑھاپے میں شادی کی اور اس کے ساتھ ہنی مون منانے کے لئے اسلام آباد گیا' جہاں اپنی تمام حسرتیں اپنے دل میں لئے ہوئے وہ واصل جہنم ہوا۔

مرزا طاہر نے اپنی جانشینی کا اعلان کیا تو اس کے مقابلہ میں مرزا رفیع احمد نے علیحدگی کا اعلان کیا اور کہا کہ مرزا طاہر خلیفہ بننے کے قابل نہیں۔ مرزا طاہر نے قادیانی جماعت کو منظم رکھنے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغواء کرایا' قادیانیت کے خلاف ایک بار پھر منظم تحریک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور مولانا محمد شریف صاحب جالندھریؒ کی قیادت میں متفقہ پلیٹ فارم پر مجلس عمل کے نام سے چلی تا آنکہ مرزا طاہر ۱۹۸۴ء میں اپنی قادیانی جماعت کو پاکستان میں چھوڑ کر لندن فرار ہو گیا' لیکن جھوٹا اپنے آپ کو بچانے کے لئے جھوٹ بولتا ہی چلا جاتا ہے' وہاں جا کر اس نے امت مسلمہ کو مباہلہ کا چیلنج دیا' اللہ کے فضل وکرم سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر کی طرف سے شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے لندن کے مرکز میں پہنچ کر قادیانیوں کو چیلنج کا جواب دیا' لیکن مرزا طاہر کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔

اس ناکامی پر مرزا طاہر کو خطرہ ہوا کہ قادیانی جماعت ختم ہو جائے گی تو ۱۹۸۹ء میں قادیانی جماعت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے پاکستان میں اپنی جماعت کے قیام کا صد سالہ جشن منانے کا اعلان کر دیا' لیکن تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام ایک بار پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے میدان میں آئے' قادیانی جماعت کے جشن پر پابندی عائد ہو گئی' جس شہر (ربوہ) چناب نگر کو قادیانیوں کا جانے کا پروگرام تھا' اسی شہر میں مسلمانوں نے حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں اس کفر کے منہ پر خاک ڈالی گئی اور اسی تاریخ کو حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے تمام قادیانیوں کو ان کے شہر میں دعوت اسلام دی۔

مرزا طاہر کے مرنے کے بعد ایک بار پھر قادیانی جماعت ٹکڑے ٹکڑے ہو رہی ہے۔ مرزا مسرور کے مقابلہ میں کچھ قادیانیوں نے اپنی جانشینی کا اعلان کیا ہے' جرمنی' اٹلی' فرانس' پاکستان میں بے شمار قادیانیوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ ادھر لندن میں مرزا مسرور نے ایک اجلاس بلایا جس میں مختلف ممالک کی قادیانی جماعت کو کوئی نمائندگی نہیں دی بلکہ مصدقہ اطلاع کے مطابق پاکستان کی قادیانی جماعت پر کئی نئے ٹیکس کے نفاذ کا اعلان کیا' ہندوستان میں قادیانیوں نے سالانہ جلسہ کیا مگر محض چند افراد کو اکٹھا کر سکے۔

دوسری طرف پوری دنیا کے مسلمان قادیانیوں کے خلاف متحد ہیں۔ بنگلہ دیش میں قادیانیوں کے خلاف ایک منظم تحریک چل رہی ہے اور اب وہاں کی قومی اسمبلی کے فورم پر یہ مسئلہ زیر بحث ہے۔ ہندوستان میں مولانا مرغوب الرحمن' مولانا اسعد مدنی کی قیادت میں وہاں کے علمائے کرام مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے مصروف عمل ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی محنت کو دیکھتے ہوئے مدارس کے بورڈ وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کی کتاب کو شامل نصاب کر دیا ہے اور بھی کئی مدارس نے اپنی طرف سے لڑکوں اور لڑکیوں کے مدارس میں اس کتاب کو شامل نصاب کر دیا ہے' کتاب کا نام "آئینہ قادیانیت" ہے۔

اس لئے فقیر تمام قادیانیوں کو دعوت اسلام دیتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو چھوڑ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں' اسی میں کامیابی ہے۔ ورنہ وہ وقت آنے والا ہے جب قادیانیت بالکل ختم ہو جائے گی اور جو قادیانیت جیسے جھوٹے مذہب پر مرے گا جہنم اس کا ہمیشہ کے لئے ٹھکانہ ہوگی۔

☆☆.........☆☆

فقر و سادگی

ابوسجاد صدیق احمد

اسلامی لشکر کے سپہ سالار کا حال:

حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی یہ حالت تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ملک شام میں پہنچے تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے خیمے میں اترے' کیونکہ وہ عساکر اسلامیہ (اسلامی لشکروں) کے افسر تھے اور ان سے پوچھا کہ اے ابوعبیدہ! تمہارے پاس کچھ کھانے کو بھی ہے؟ انہوں نے روٹی کے سوکھے ٹکڑے سامنے رکھ دیئے اور پانی لا کر رکھ دیا۔ اس وقت حضرت سرمد کا کلام یاد آ گیا' فرماتے ہیں:

منعم کہ کباب می خوردمی گزرد
درباره ناب می خوردمی گزرد
سرمد کہ بکاسہ گدائی ناں را
ترکرده با آب می خوردمی گزرد

ایک ایسے بادشاہ کی جو شراب و کباب استعمال کرتا ہے اس کی بھی زندگی گزر جاتی ہے اور سرمد جو کہ پیالے میں روٹی کو پانی سے نرم کرکے کھالیتا ہے اس کی بھی گزر جاتی ہے۔

یہ حال دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ رونے لگے اور فرمایا:

"اے ابوعبیدہ! اب تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فتوحات سے وسعت کردی ہے' پھر تم ملک شام میں ہو' اب تم اتنی تنگی کیوں کرتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اے امیرالمومنین! دنیا تو محض زاد ہے' آخرت میں پہنچنے کے لئے' جس کے لئے یہ بھی کافی ہے' تو زیادہ کو لے کر کیا کریں گے؟"

خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا گیا تھا کہ اب فتوحات میں وسعت ہوگئی ہے' آپ اتنی تنگی کیوں فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمارے بہت سے بھائی اسی فقر کی حالت میں شہید ہوگئے۔ انہوں نے خدا کے راستے میں عمل زیادہ کیا اور دنیا سے تمتع (فائدہ) حاصل نہیں کیا۔ ان کا سارا ثواب آخرت میں ذخیرہ رہا اور ہم لوگوں نے فتوحات حاصل کرکے بہت کچھ مال و دولت حاصل کرلی ہے اور ہماری محنت کا کچھ ثمرہ یہاں مل گیا ہے' اب مجھے اس مال میں کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ تم نے حیات دنیا میں مزے اڑا لئے ہیں اور طیبات سے تمتع حاصل کرلیا ہے' اب یہاں (تمہارے لئے کچھ نہیں) پس تم کو عذاب ذلت کی سزا دی جائے گی' اس لئے کہ تم بڑا بننا چاہتے تھے۔

فائدہ:

یہاں سے معلوم ہوا کہ ہمارے سلف کا فقر اختیاری تھا' اضطراری نہ تھا' ان کے افلاس کا سبب یہ نہ تھا کہ ان کو کچھ ملتا نہ تھا' حق تعالیٰ نے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کو بہت کچھ مال و دولت دیا تھا' مگر وہ اپنے پاس رکھتے نہ تھے بلکہ غرباء کو دے دیتے تھے اور خود فقر کی حالت میں رہتے تھے' تو کوئی اس فقر سے ان کی کچھ عزت کم ہوگئی تھی؟ خدا نے ان کو وہ عزت دی تھی کہ آج مسلمان اس کی تمنا کرتے ہیں' پس فقر کو ذلت سمجھنا بڑی غلطی ہے' یہ تو بڑی عزت کی چیز ہے اگر کمال کے ساتھ ہو۔

بے نظیر سادگی:

حضرت مولانا شاہ فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کو جن لوگوں نے دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ مولانا کی وضع کس درجہ سادہ تھی' مگر اس سادگی ہی میں ان کی وہ عزت تھی کہ بڑے بڑے نواب اور رؤساء و وزراء مولانا سے ملنے آتے تھے اور مولانا جس کو جو جی میں آیا کہہ ڈالتے تھے' مگر ان کی باتوں سے بُرا کوئی نہ مانتا تھا بلکہ ان کی وہ غصہ کی باتیں بھی بھلی معلوم ہوتی تھیں' جس کی وجہ وہی سادگی تھی۔

ان کی طبیعت بالکل سادہ بچوں کی سی تھی' اس لئے کسی کو کوئی بات ان کی ناگوار نہ ہوتی تھی جیسے بچوں کی حرکات ناگوار نہیں ہوتیں کیونکہ وہ بھی جو کچھ کرتے ہیں بناوٹ سے نہیں کرتے۔

تھانہ بھون میں ایک شخص بہت گالیاں دیا کرتے تھے' ایک تقریب کے موقع پر انہوں نے

برادری کو جمع کرنا چاہا تو لوگوں نے جانے سے انکار کر دیا کہ یہ ہم کو گالیاں دیا کرتا تھا' ہم اس کے یہاں نہ جائیں گے' جب ان کو معلوم ہوا کہ برادری والے اس وجہ سے نہیں آتے تو انہوں نے معذرت کی کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا' اب تو خطا معاف کر دو' لوگوں نے کہا کہ شاہ ولایت صاحب کے مزار پر چل کر عہد کرو کہ آئندہ ایسا نہ کروں گا' وہ راضی ہو گئے اور عہد کو چلے' وہاں جا کر کہتے ہیں کہ شاہ ولایت صاحب! یہ برادری کے ایسے ویسے لوگ (گالی دے کر) مجھ سے عہد کراتے ہیں کہ کسی کو گالی مت دینا' میں آپ کے سامنے عہد کرتا ہوں کہ اب سے کسی ایسے ویسے لوگوں کو (گالی دے کر) گالی نہ دوں گا۔ سب لوگ ہنس پڑے کہ اس ظالم سے عہد کرتے ہوئے تو گالیاں چھوٹی نہیں' آئندہ کیا چھوڑے گا؟ یہ بے چارہ معذور ہے' آخر برادری کے سب لوگ ان کے یہاں آ گئے اور پھر کسی نے ان کی گالی سے بُرا نہ مانا کیونکہ سمجھ گئے کہ یہ سادگی سے گالی دیتا ہے' قصداً بناوٹ کر کے نہیں دیتا۔

اس حکایت سے میرا یہ مطلب نہیں کہ ان کے اس فعل کا اچھا ہونا ثابت کرتا ہوں' بلکہ اس سے ایک نتیجہ نکالنا چاہتا ہوں اور کبھی بُرے فعل سے بھی اچھا نتیجہ نکالا جاتا ہے۔

بُرے فعل سے اچھا نتیجہ:

جیسے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک چور کو پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھا تو پوچھا کہ اس کو پھانسی کیوں دی گئی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ بڑا پکا چور تھا' ایک بار گرفتار ہوا تو اس کا داہنا ہاتھ کاٹا گیا' پھر بایاں پیر کاٹا گیا' پھر بھی چوری سے باز نہ آیا تو خلیفہ نے پھانسی کا حکم دیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے یہ سن کر اس کے پیر چوم لئے۔ لوگوں نے عرض کیا: حضرت! آپ چور کے پیر چومتے ہیں؟ فرمایا: میں نے چوری کی وجہ سے اس کے پیر نہیں چومے بلکہ اس کے استقلال کے قدم چومے ہیں کہ یہ اپنے محبوب پر گو وہ مذموم ہی تھا' اس طرح استقلال کے ساتھ جما رہا کہ اسی میں جان دے دی' افسوس! ہم اپنے محبوب کے ساتھ یہ معاملہ نہیں کرتے۔

تو جیسے حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے بُرے فعل سے نتیجہ اچھا نکال لیا' اسی طرح میں کہتا ہوں کہ گو اس شخص کا گالیاں دینا بُرا فعل تھا' مگر سادگی کے ساتھ تھا' یہ اس میں خوبی تھی' جس کا اثر یہ ہوا کہ لوگ اس کی باتوں کا بُرا نہ مانتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سادگی اور بے تصنعی (نہ بننا) عجب چیز ہے جو تبلیغ کو شیریں کر دیتی ہے۔

ایک مرتبہ وزیر حیدرآباد حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مراد آبادیؒ کے یہاں حاضر ہوئے تو آپ فرماتے ہیں: ارے نکالو! ارے نکالو! صاحبزادے نے عرض کیا کہ حضرت! حیدرآباد کے وزیر ہیں۔ فرمایا: ارے تو میں کیا کروں؟ میں کیا ان سے تنخواہ پاتا ہوں؟ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: اچھا رات کے دو بجے تک رہنے کی اجازت ہے۔ اس کے بعد چلے جائیں' بے چارہ وزیر نے اسی کو غنیمت سمجھا اور اس کی تہذیب دیکھئے کہ رات کے دو بجے فوراً چلا گیا۔ خدام نے کہا بھی کہ صبح کو چلے جایئے گا' اب تو مولانا سو رہے ہیں' انہیں کیا خبر ہو گی؟ کہا: نہیں! یہ بے ادبی ہے' بزرگوں کے ساتھ ایسا معاملہ نہ کرنا چاہئے' اب حضرت کی اجازت نہیں ہے' میں نہ ٹھہروں گا' تو مولانا بڑے سے بڑے کو ایسی تیز تیز کہہ دیتے تھے اور کچھ ناگوار نہ ہوتا تھا۔

☆☆..........☆☆

بقیہ عذاب الٰہی

بنظر استحسان دیکھا جاتا ہے۔ الغرض جو اپنا حامی ہو وہ تمام بدکرداریوں کے باوجود پکا مسلمان ہے اور جو اپنا مخالف ہو' اس کی نماز روزہ کا بھی مذاق اڑایا جاتا ہے۔

حب مال کا فتنہ:

حدیث میں تو آیا ہے کہ: "دنیا کی محبت تمام گناہوں کی جڑ ہے۔" حقیقت میں تمام فتنوں کا قدر مشترک حب جاہ یا حب مال ہے' بہت سے حضرات "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ۔" (اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا کی بھلائی عطا کر) کو دنیا کی جستجو اور محبت کے لئے دلیل بناتے ہیں' حالانکہ بات واضح ہے کہ ایک ہے دنیا سے تعلق اور ضروریات کا حصول' اس سے انکار نہیں' ایک ہے طبعی محبت جو مال اور آسائش سے ہوتی ہے' اس سے بھی انکار نہیں' مقصد تو یہ ہے کہ حب دنیا یا حب مال کا اتنا غلبہ نہ ہو کہ شریعت محمدیہ اور دین اسلام کے تمام تقاضے ختم یا مغلوب ہو جائیں۔ اقتصاد و اعتدال کی ضرورت ہے۔ عوام سے شکایت کیا کی جائے؟ آج کل عوام سے یہ فتنہ گزر کر خواص کے قلوب میں بھی آ رہا ہے' بہت اختصار سے اشاروں میں ان فتنوں کا تذکرہ کر دیا ہے۔ تفصیلات کے لئے طویل مقالے کی ضرورت ہے' جس کی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

قارئین اور جماعتی احباب متوجہ ہوں

قارئین اور دیگر جماعتی احباب سے اپیل ہے کہ قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں اور ان کی ارتدادی تبلیغ کی اطلاع ملتے ہی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی دفتر کو اس سے آگاہ کریں تا کہ قادیانیوں کی اس فتنہ انگیزی کا بروقت سدباب کیا جا سکے اور مسلمانوں کے ایمان کو بچایا جا سکے۔

علم کی دہلیز پر دستک

اوریا مقبول جان

اُس نے کہا: ''میں اپنی میڈیسن کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد داغستان کی اسٹیٹ میڈیکل اکیڈمی میں پڑھانے لگا۔ مریضوں کا علاج میرا کام تھا اور میڈیسن کے طالب علموں کو پڑھانا میری ڈیوٹی۔ لیکن اکثر اوقات بیماری کے ایسے لمحات آجاتے ہیں کہ ڈاکٹر بے بس سا ہو جاتا ہے۔ دوائیاں کام نہیں کرتیں۔ آپریشن کرنے کی گنجائش نہیں ہوتی۔ میں جب ایسے لمحات سے گزرتا تو بہت پریشان ہوتا۔ میڈیسن کا سارا علم بے بس سا لگتا۔ ایسے میں کسی نے مجھے بتایا کہ چین کا امراض کے علاج میں صدیوں پرانا طریقہ بہت کارگر ہوتا ہے۔ میں نے سوچا کہ اس کو پڑھا جائے۔ چینیوں نے اسے جدید سائنسی خطوط پر ڈھالا ہے اور اب یہ پوری دنیا میں ایک مسلمہ میڈیسن کا درجہ رکھتا ہے چینی اس طریق علاج کو (Reflexotherapy) کہتے ہیں۔ یہ وہ طبی سائنس ہے جو انسانی جسم کے مختلف ظاہری اعضاء کو اطمینان' سکون اور مساج کے ذریعے اندرونی بیماریوں کا علاج کرتی ہے۔ میں نے اس میں مہارت حاصل کرنے کا سوچا۔ لیکن یہاں تو کم از کم بیس سال درکار تھے جو شاید میری باقی ماندہ نوکری اور زندگی میں ہی پورے ہو جاتے۔ لیکن لگن اور شوق نے مجھے اس علم کی طرف مائل کر لیا' اور میں نے اس علم کے مطالعہ سے اور اپنے میڈیسن کے پس منظر میں یہ جانا کہ انسان مکمل طور پر ایک بہت بڑی طبعی مناسبت کے ساتھ ایک برقی اور مقناطیسی میدان ہے جس کی لہریں ایک مشروب نما وجود پر تیرتی رہتی ہیں۔ انسان کے تمام بڑے اعضا ایسے خوبصورت برقی نظام کے راستے منسلک ہو کر ایک توانائی پیدا کرتے ہیں۔ یہ نظام ہماری جلد کے مخصوص حصوں سے منسلک ہے جو بالکل ایک بٹن کا کام کرتے ہیں۔ چین کے اس طبی علاج کا سارا تعلق جلد پر موجود ان مخصوص مقامات سے ہے' جن کو مساج کرنے' پانی سے دھونے اور دیگر طریقوں سے جسم میں موجود مختلف بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے۔''

ڈاکٹر میگومڈ اس علم میں مستغرق تھا اور اس کی حیرانیوں اور طب کی دنیا میں معجزات پر دم بخود تھا کہ اچانک اس کے سامنے ایک وضو کرتا ہوا مسلمان آ گیا۔ بقول اس کے میں: حیرانی کے عالم میں اسے دیکھتا رہ گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں ایسا کس نے سکھایا؟ اس نے کہا کہ ہمارے پیغمبرؐ نے۔ جس پر میگومڈ نے اس سے کہا کہ میں ان سے ملنا چاہتا ہوں' وہ شخص ہنسنے لگا اور کہا کہ وہ تو ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ آج سے چودہ سو سال پہلے عرب میں تھے۔ اب ڈاکٹر اس دھن میں لگ گیا' یہ جاننے کے لئے کہ اس ہاتھ' منہ اور پاؤں دھونے میں کیا حکمت پوشیدہ ہے؟ اس نے کئی مسلمانوں کو وضو کرتے دیکھا اور ایک عظیم تحقیق لے کر سامنے آ گیا۔ اس نے کہا: طب کی یہ پوری دنیا جگر' معدہ' دل' گردہ اور بدن کے مختلف اعضا کے علاج کے لئے پورے بدن پر ۱۶۶ ایسے (Biological Active Spot-BAS) یعنی بٹن ہیں جن کو مساج' گرم پانی' ٹھنڈا پانی لگانے اور دیگر طریقوں سے آرام میں لا کر علاج کیا جاتا ہے۔ میگومڈ نے کہا کہ ان ۶۶ مقامات میں سے اکسٹھ مقامات ایسے ہیں جو ان جگہوں پر موجود ہیں جنہیں مسلمان وضو کے دوران دھوتے ہیں۔ اس نے مزید حیران ہو کر کہا کہ چینی طب کی ساری سائنس مرض ہونے کے بعد ان مقامات کے ذریعے علاج کی بات کرتی ہے جبکہ وضو میں اس طرح دھونا اور پانی سے بار بار صاف کرنا صرف علاج ہی نہیں بلکہ مرض کی روک تھام کا طریقہ ہے' جس سے چینی طب بھی ناآشنا ہے۔ اس نے کہا کہ چینی طریق علاج کے بہت سے مضر اثرات بھی ہیں جبکہ وضو کا کوئی مضر اثر نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ وضو ایک ایسا مکمل نظام ہے' جس میں ان مقامات کا چینی طب کی تین بڑی مہارتوں پانی سے مساج' جسمانی مساج اور حرکت سے مساج شامل ہے۔

اور پھر اس نے ان تمام مقامات کے وضو کے فوائد گننا شروع کئے اس نے کہا: وہ مقامات جن سے آپ چہرے کو دھوتے ہیں وہ ہماری بڑی آنت' معدہ' مثانہ اور دیگر اعضا کی انرجی کو چارج کرتا ہے اور اعصابی نظام اور تولیدی نظام کو مثبت سمت لے جاتا ہے' پاؤں کا دھونا اور مساج (Pitutary Endocrine) کو صحیح طور پر کام کرنے میں مدد دیتا ہے' کانوں کے اندر

اور پیچھے کے حصے کو مساج کرنے سے بلڈ پریشر میں کمی آتی ہے۔ دانتوں اور گلے کے امراض میں کمی ہوتی ہے۔

کئی سو صفحات پر مشتمل اس کی تحقیق ان ۶۱ مقامات کی تشریح اور توضیح کرتی ہے اور بتاتی ہے کہ دنیا میں کہیں پر بھی روک تھام کا یہ طریق کار (Prevention Ritual) نظر نہیں آتا۔ یوں لگتا ہے کہ انسان کا کوئی بہت ہی خیر خواہ شخص تھا جس نے صدیوں کی تحقیق کے بعد اسے یہ وضو کرنا سکھایا تھا' تاکہ وہ اپنی بیماریوں کی وقت سے پہلے روک تھام کر سکے۔ اس نے کہا کہ مجھے کچھ خبر نہیں کہ اس وضو کی کیا روحانی افادیت ہے؟ لیکن میں ایک ڈاکٹر کی حیثیت سے جانتا ہوں کہ دنیا بھر کی طب نے انسان کی صحت کے لئے اتنی فائدہ مند ورزش دریافت نہیں کی۔

میں ڈاکٹر میگونڈی کی تحقیق پڑھتا جا رہا تھا تو مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد آ رہی تھی کہ قیامت کے دن میرے امتیوں کے چہرے اور ہاتھ پورے میدان حشر میں روشن ہوں گے۔ اس لئے کہ وہ پانچ وقت وضو کرتے ہوں گے۔

مجھے اکثر حیرت ان لوگوں پر ہوتی ہے جو روحانیت کے اس سفر میں جسمانی صحت کے فوائد سے بھی آشنا نہیں ہونا چاہتے۔ جہالت پر مبنی علم نے میرے ملک کے مغرب زدہ لوگوں پر ایک ایسا خوف طاری کر رکھا ہے کہ وہ اس علم کے دروازے پر دستک ہی نہیں دینا چاہتے۔ حیرت ہے کہ کسی بیمار شخص کو وضو کا یہ طریقہ جب کوئی مغربی یونیورسٹی کا پروفیسر بتاتا ہے تو وہ بلا چوں وچرا عمل کرنے لگتا ہے اور جب مسجد کے صحن میں بیٹھا کوئی مولوی کہتا ہے تو وہ اسے ''جاہل' گنوار' فرسودہ' علم سے عاری'' کے القابات دینے لگتا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ ''جنگ'' کراچی)

ایک کھلا خط

محترم جناب خرم سلمان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گزارش ہے کہ آپ نے جماعت نہم و دہم کی فزکس پارٹ ون کی امدادی کتاب عدن فزکس کے نام سے عدن پبلیکیشنز لاہور کی طرف سے شائع کی ہے۔ اس میں مذہبی حوالے سے ایک سنگین غلطی پائی گئی ہے۔ اس حسن ظن میں رہتے ہوئے کہ یہ سہواً ہوا ہے اور آپ اور آپ کے ادارے کے لکھاری وافراد عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے اور آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریزی نبوت کے منکر ہیں' تحریر کر رہا ہوں کہ باب نمبر ایک کے سوال نمبر پانچ میں نامور مسلمان سائنس دانوں میں آپ نے آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کو شامل کیا ہے۔ حکومت کی طرف سے شائع کی گئی ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتاب میں اسے پاکستانی سائنس دان قرار دیا گیا ہے۔ آپ کی طرف سے اسے مسلمان قرار دینا بہت سوں کی گمراہی کا باعث بن سکتا ہے' کیونکہ آنجہانی ڈاکٹر عبدالسلام مرتد' مرزائی اور کافر تھا۔ اسے مسلمان قرار نہیں دیا جا سکتا۔ آپ سے التماس ہے کہ کتاب میں اس امر کی تصریح فرما دیں اور جن اداروں اور اساتذہ کو کتابیں بھجوا چکے ہیں انہیں تصحیح کے خطوط بھجوائیں۔ امید ہے کہ آپ فوری طور پر اصلاح فرما لیں گے۔ عوام کی رہنمائی کے لئے اس خط کو پریس میں بھی دیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ حقیقی صورتحال سے آگاہ فرمائیں گے اور ہمیں ناخوشگوار صورتحال سے بچائے رکھیں گے۔

والسلام سید احمد حسین زید۔ ضلعی سیکریٹری اطلاعات۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ

بقیہ بزرگوں کی باتیں

پر کمزور چھت رکھنا جو لازماً گر کر رہے گی۔''

نیک صحبت کی مثال:

نیک صحبت کی مثال شیخ عطارؒ نے عطر فروش کے پڑوسی سے دی ہے' وہ فرماتے ہیں:

''جو شخص نیک لوگوں کا ساتھی ہوا' تو خدا کے دربار میں باریابی پانے والا ہو گیا' تو نیک لوگوں کے پاس حاضری سے نیک ہو جائے گا' اگر بدکاروں کے پاس بیٹھا تو بدکار بن جائے گا' جو شخص عطر فروش کے قریب رہتا ہے' وہ خوشبو سے اچھا حصہ پالیتا ہے۔''

بُری صحبت کی مثال:

بُری صحبت کی مثال شیخ عطارؒ نے کوئلوں کی بھٹی کے اردگرد گھومنے والے شخص سے دی ہے' وہ فرماتے ہیں:

''اے لڑکے! نیک لوگوں کے ساتھ بیٹھنے والا ہو' بدمست اور بدمعاشوں سے دور رہ' جو شخص کوئلوں کی بھٹی کے اردگرد پھرے گا' اس کے کپڑے دھوئیں سے سیاہ اور گندے ہو جائیں گے۔''

ظالم کی صحبت کی مثال:

ظالم کی صحبت کی مثال شیخ عطارؒ نے آگ سے دی ہے' وہ فرماتے ہیں:

''اے پیارے ظالم کی طرف رغبت نہ کر' اگر کرے گا' تو اسی گروہ میں سے ہو جائے گا' اے فقیر! جا ظالموں سے بھاگ جا تاکہ اے فقیر! تو تیز آگ میں نہ جلے' ظالم کی صحبت آگ کی مانند ہے' کیونکہ وہ ظالم مخلوق کو ستانے والا اور مغرور ہے۔''

☆☆..........☆☆

قادیانیت کا زوال مقدر ہو چکا ہے

ابو معاویہ مولانا محمد طیب فاروقی

قادیانیت روبہ زوال ہو چکی ہے' دنیا مرزائیت کے حقیقی چہرے سے واقف ہو چکی ہے' سابق قادیانی رہنما ملعون اکبر ظہور الدین اکمل اور امام الدین گوٹیکی والے کے خاندان سے بشارت احمد صاحب کا اسلام قبول کرنا اس کی واضح دلیل ہے۔ تفصیلات کے مطابق گوٹیکی تحصیل و ضلع گجرات کا مشہور قادیانیت زدہ علاقہ ہے۔ اس علاقہ کے مسلمان عرصہ دراز سے علاقہ میں قادیانیوں کی شر انگیزیوں اور خلاف قانون سرگرمیوں سے پریشان تھے' لیکن الحمدللہ! مسلمانوں کے مسلسل صبر و ہمت نے قادیانیوں کا تعاقب ہر لحاظ سے جاری رکھا حتی کہ علاقہ کے دو مسلمان نوجوانوں نے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنے کے دوران قادیانیوں کی غنڈہ گردی کا نشانہ بنتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور کئی نوجوان اور عمر رسیدہ بزرگ سالہا سال تک بغیر کسی جرم و قصور کے پس دیوار زنداں رہے لیکن انہوں نے اپنے عزم اور ہمت میں لغزش نہ آنے دی۔ اس سعادت عظمیٰ میں الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر وقت' ہر لحاظ سے مسلمانوں سے ہر طرح کا تعاون جاری رکھا۔ خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نمائندگان راقم الحروف محمد طیب فاروقی' محترم حافظ محمد ثاقب صاحب اور لاہور میں حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب ثانی نے مسلم قادیانی مقدمات کی پیروی میں اہم کردار ادا کیا۔ جہاں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ردِ قادیانیت پر تقریر کرنا تو کیا آیت ختم نبوت پڑھنا بھی ایک مشکل مسئلہ تھا الحمدللہ! وہاں آج صرف اس مسئلہ کا بیان ہی نہیں بلکہ قادیانیت شکن بیانات کرنا صرف علمائے کرام کا ہی نہیں بلکہ عوام الناس کا بھی معمول بن چکا ہے جس کی برکت سے گوٹیکی کی آدھی سے زیادہ قادیانی آبادی قادیانیت سے تائب ہو کر مشرف بہ اسلام ہو کر رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو چکی ہے' بلکہ قادیانی مذہب کے پیروکاروں کے لئے لوہے کے چنے ثابت ہو رہی ہے۔

انہی خوش نصیبوں میں سے ایک سعادت مند محترم بشارت احمد بھی ہیں جنہوں نے حال ہی میں از خود قادیانیت سے تائب ہو کر استاذ الکل حافظ غلام نبی صاحب خطیب جامع مسجد گوٹیکی کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا' تو پوری قادیانی لابی کی نیندیں حرام ہو گئیں ہیں کیونکہ ان کا خاندانی تعلق قادیانی جماعت کے اہم لیڈر اور خود مرزا غلام احمد قادیانی ملعون کے ممدوح قاضی ظہور الدین اکمل اور امام الدین گوٹیکی والے کے خاندان سے ہے' جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ علاقے کی مرزائی جماعت نے دور دراز سے ان کے رشتہ داروں کے ذریعہ انہیں انڈر پریشر کیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ ان کو گھر میں بند کیا ہوا ہے' اس پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے راقم الحروف محمد طیب فاروقی نے گوٹیکی کی تاریخی جامع مسجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر خدانخواستہ بشارت احمد کو کچھ ہوا تو اس کی ذمہ دار مقامی قادیانی جماعت پر ہوگی۔ لہٰذا ضلعی حکومت کو چاہئے کہ فوراً انہیں بازیاب کرایا جائے۔ راقم الحروف اور محترم حافظ محمد ثاقب ناظم گوجرانوالہ نے اپنی اور پوری جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے خصوصاً اور امت مسلمہ کی جانب سے عموماً بشارت احمد کو مبارکباد پیش کی اور دنیا بھر کے مرزائیوں کو دعوت اسلام دی کہ تعصب کی عینک اتار کر قادیانی مذہب کا جائزہ لیں تو یقیناً وہ بھی فیصلہ کریں گے کہ دنیا بھر کے مذاہب باطلہ میں قادیانی مذہب سرفہرست ہے' لہٰذا انہیں چاہئے کہ وہ اس جھوٹے مذہب کو چھوڑ کر سچے مذہب اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ راقم الحروف نے جناب بشارت احمد کو اپنی طرف سے چند کتابیں بھی پیش کرنے کا اعلان کیا اور انہیں یقین دلایا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امت مسلمہ کی نمائندہ جماعت ہے جو اکابر کی امانت کی امین ہے اور اہل علاقہ کا بھرپور تعاون جاری رکھے گی۔ ہم صرف بیان بازی پر یقین نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو شر سے محفوظ فرمائے اور خلوص نیت سے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

شیخ فریدالدین عطارؒ کے فرمودات

بزرگوں کی باتیں

مولانا منظور احمد الحسینی' لندن

تواضع اور تکبر کی مثال:

شیخ عطارؒ تواضع کی مثال دانہ سے دیتے ہیں اور تکبر کی مثال خوشہ سے دیتے ہیں۔ اپنی کتاب پند نامہ میں خودستائی کی مذمت میں فرماتے ہیں:

"شیطان نے کہا تھا کہ میں آدم علیہ السلام سے بہتر ہوں' قیامت تک لازمی لعنتی ہوگیا' انکساری سے مٹی آدمی کا خمیر بن جاتی ہے' آگ کی روشنی نافرمانی کی وجہ سے گم ہوجاتی اور بجھ جاتی ہے۔ ابلیس بڑائی کی وجہ سے دھتکار دیا گیا اور استغفار کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام مقبول ہوئے' دانہ نیچے زمین میں گرتا ہے اس کو زور آور بنادیتے ہیں' سٹہ جب سرکشی کرتا ہے اسے نیچے پست کردیتے ہیں (یعنی دانہ جب خاک میں ملتا ہے تو اسے سربلندی نصیب ہوتی ہے اور سٹہ جب سرکشی کرتا ہے تو اسے کاٹ کر زمین میں پھینک دیتے ہیں)۔"

بخل کی مثال:

شیخ فریدالدین عطارؒ نے بخل کی مثال بوچڑ خانے کے کتے سے دی ہے' وہ فرماتے ہیں:

"کنجوسی جہنم کے درخت کی ایک شاخ ہے اور گھٹیا کنجوس بوچڑ خانے کا کتا ہے' کنجوس آدمی بہشت کا منہ کب دیکھے گا' وہ ایک مچھر ہے جو ہاتھی کے پاؤں کے نیچے پڑا ہوا ہے۔"

بوچڑ خانہ اس جگہ کو کہتے ہیں' جہاں جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کتے' ہڈی کے انتظار میں کھڑے رہتے ہیں جو گوشت کو ہر وقت دیکھتے ہیں مگر کھا نہیں سکتے' اسی طرح بخیل کے پاس مال تو ہوتا ہے مگر اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔

سست آدمی کی مثال:

سست آدمی کی مثال حضرت شیخ عطارؒ نے گائے اور گدھے سے دی ہے' وہ فرماتے ہیں:

"جو شخص سستی سے پڑا ہوا اور آرام طلب ہے وہ آدمی نہیں گائے اور گدھے سے بھی گھٹیا ہے' جس شخص نے سستی کو اپنا وطیرہ بنالیا' ذلت کا کلہاڑا اس کے پاؤں پر آکر لگے گا۔"

اوباش آدمی کی صحبت کی مثال:

حضرت شیخ فرماتے ہیں:

"جب تجھے کوئی اوباش آدمی نظر آئے تو اے لڑکے! ہوا کی طرح اس سے گزر جا' ناجنس کی صحبت جان کا گھاٹا ہے' تمام لوگوں کو اس حالت سے آگاہی ہے کہ چونکہ پھول کی خوشبو سے بے بہرہ ہوتا ہے' اس لئے بلبل کی صحبت سے اسے نفرت ہوتی ہے۔"

زیادہ کھانے والے کی مثال:

زیادہ کھانے والا چوپایہ کی طرح ہے شیخ فرماتے ہیں:

"اپنے گلے سے ہر مزے کو دور رکھو تاکہ تو کسی مصیبت اور گناہ میں نہ گر پڑے' پانی اور روٹی سے اپنے پیٹ کو ہونٹ تک پر نہ کر' جانوروں کی طرح اپنے لئے کھرلی نہ بنا' دن کو کم کھاؤ اگرچہ تم روزہ دار نہیں ہو' پیٹ بھر کر نہ کھا آخر تو جانور نہیں ہے۔"

دنیا کی مثال:

شیخ عطارؒ نے دنیا کی دو مثالیں دی ہیں

(۱) منقش سانپ (۲) بوڑھیا دلہن۔

شیخ فرماتے ہیں:

"سانپ کی طرح دنیا اپنے اندر زہر رکھتی ہے' اگرچہ اس کے ظاہری نقش و نگار کو تو دیکھتا ہے (دنیا) دیکھنے میں تو خوبصورت اور بھلی نظر آتی ہے' لیکن اس کے زہر سے روح کو خطرہ ہوتا ہے۔ اس نقش و نگار والے سانپ کا زہر قتل کرنے والا ہوتا ہے جو عقلمند ہے وہ اس (سانپ) سے دور رہتا ہے۔"

بوڑھیا دلہن کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

پیر دنیا کی بوڑھی عورت دلہن کی طرح سجی ہوئی ہے' ہر دو دن میں نیا شوہر چاہتی ہے' خوش قسمت وہ ہے جو اس سے الگ ہو گیا' اس کی طرف پیٹھ کر کے اس کو تین طلاق دے دی' یہ (دنیا' بوڑھی دلہن) مسکراتے ہوئے ہونٹ شوہر کے سامنے کر دیتی ہے' پھر دانتوں کے زخم سے اسے ہلاک کر ڈالتی ہے۔

نفس کی مثال:

حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ نفس کی مثال شترمرغ سے دیتے ہیں' وہ فرماتے ہیں:

"اپنے نفس کو شتر مرغ کی طرح پہچان کہ نہ تو وہ بوجھ اٹھاتا ہے اور نہ ہوا پر اڑتا ہے' اگر اسے اڑنے کے لئے کہو تو کہتا ہے کہ میں اونٹ ہوں' اگر اس پر بوجھ رکھو تو کہتا ہے کہ میں پرندہ ہوں۔ شتر مرغ کی طرح جو شخص اس (اللہ) کی عبادت میں بدکا' اپنی زندگی کے باغ کے پتے گرا کر محروم رہا' اونٹ کی طرح اسے (یعنی نفس) کو راستے میں لا' اور اس پر بوجھ دھر لے بندگی کا بوجھ جبار مولیٰ کے در پر کھینچ لا' نفس کے لئے یہی بہتر ہے کہ اسے قید کر دے جو بھی فرمائش کرے تو اس کے خلاف کرے' برے نفس کا مقصد پورا کرنا غلطی ہے' اس لئے کہ دشمن کو پالنا غلط کاری ہے' اللہ تعالیٰ کی بندگی کا بوجھ جان و دل سے کھینچنا چاہئے ورنہ آخرت میں ذلیل کتے کی طرح ہانپنا پڑے گا۔"

علم اور عقل کی مثال:

حضرت شیخ عطارؒ علم کی مثال پرندہ اور عقل کی پر سے دیتے ہیں' چنانچہ ان کا ارشاد ہے:

علم کے کمالات عقل سے حاصل ہوتے ہیں' بے عمل کو کوئی بھی دیندار شمار نہیں کرتا' بے عقل آدمی علم پر کاربند نہیں رہ سکتا' بے عقلوں کے سامنے نہیں بیٹھنا چاہئے۔ اے لڑکے! عقل کے بغیر علم مصیبت ہے' علم پرندہ ہے اور عقل اس کے پر ہیں' جو شخص علم رکھتا ہو اور اس پر عامل نہ ہو' وہ عقل کی راہ سے کنارہ پر ہوتا ہے۔"

نوٹ: اس سے یہ بات بھی سمجھ میں آ گئی کہ بے عقل شخص سے علم نہیں حاصل کرنا چاہئے' مشہور ہے کہ ایک من علم کے لئے دس من عقل درکار ہے' جب کسی کے پاس عقل نہیں ہے تو اس کے پاس علم بھی نہیں ہے۔

زمانے کے عقلمندوں کی مثال:

شیخ عطارؒ فرماتے ہیں:

"صبر' علم اور حوصلہ دل کے لئے تریاق ہیں۔ لالچ' بغض اور کینہ قتل کرنے والے زہر ہیں' زمانے کے عقلمند تریاق کی طرح ہیں' اے صاحب! نادان لوگ زہر کی طرح قتل کرنے والے ہیں۔ آدمی تریاق کے ذریعہ بچاؤ حاصل کر لیتا ہے' جس نے خود زہر کھا لیا ہو وہ زندگی کیسے پا سکتا ہے؟"

دنیا کی مثال:

حضرت عطارؒ فرماتے ہیں:

"دنیا ایک پل کی مثال ہے' تو اس سے گزر جا' اگر تو منزل کا ارادہ رکھتا ہے' جس نے پل کے اوپر گھر بنا لیا' وہ عقلمند نہیں' دیوانہ ہی ہو سکتا ہے۔"

عیب جوئی کی مثال:

ہر گوشت میں کچھ نہ کچھ غدود ہوتے ہیں' کوئی گوشت غدود کے بغیر نہیں ہوتا' اسی طرح ہر شخص میں کوئی نہ کوئی عیب ہوتا ہے' اس لئے عیب جوئی مناسب نہیں۔ شیخ عطارؒ فرماتے ہیں:

"کسی کے عیب لوگوں کو دکھاتے نہیں پھرنا چاہئے کیونکہ کوئی گوشت غدود سے خالی نہیں ہوتا۔"

بن بلائے مہمان بن جانے کی مثال:

اگر کوئی شخص کسی کے ہاں بن بلائے مہمان بن جائے تو اس کی مثال شیخ عطارؒ نے گدھ سے دی ہے' وہ فرماتے ہیں: "جب تک تجھے بلائیں نہیں کسی کے دستر خوان پر مت جا' مردار کے پیچھے گدھ کی طرح نہ جا۔"

بخیل کی مثال:

شیخ عطارؒ نے بخیل کی مثال ویران چھت سے دی ہے وہ فرماتے ہیں:

"بخیل کمینہ سے کسی خیر کی امید نہ رکھ' ویران چھت کو تو ستون پر مت رکھ یعنی بخیل سے امید رکھنا ایسا ہی ہے جیسے ستون

باقی صفحہ 19 پر

دینی مدارس کی ضرورت

عمار عامر

اس سائنسی ترقی کے دور میں جبکہ دنیا میں ٹیکنالوجی کا حیرت انگیز انقلاب برپا ہو چکا ہے' بعض ذہنوں میں یہ سوال گردش کرتا ہے کہ کیا اس زمانے میں بھی مذہبی تعلیم کے لئے مدارس کی ضرورت باقی ہے؟ یہ خیال بھی عام ہے کہ یورپ مذہبی تعلیم کو خیر باد کہہ چکا ہے اور اس کی توجہ کا مرکز محض سائنس اور ٹیکنالوجی ہے۔ یہ تصور صرف لاعلمی کی وجہ سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مغرب میں بھی دین کی بقا اور اشاعت کے لئے بے شمار دینی مدارس قائم ہیں' جہاں مذہب کی تعلیم دی جاتی ہے' جب چرچ اور سلطنت کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی گئی تو پھر بھی انگلینڈ کے مذہبی طبقے نے دینی مدارس کے قیام کو اتنا ضروری خیال کیا کہ اس کے لئے باقاعدہ آئین سازی کی گئی' چنانچہ ۱۷۹۳ء میں برطانوی وزیر اعظم ولیم پٹ دی ینگر کا حمایت یافتہ ریلیف ایکٹ آئرش پارلیمنٹ سے پاس ہوا' جس میں کیتھولک عیسائی فرقے کو مذہبی مدارس قائم کرنے کی اجازت دی گئی' آج بھی انگلینڈ میں مذہبی مدارس کثیر تعداد میں قائم ہیں۔

"Religious World : The Comparative Study Of Religion & Interpreting The Sacred" کے مصنف ولیم پیڈن لکھتے ہیں:

''انگلینڈ میں بہت سے مدارس مذہبی بنیادوں پر قائم ہیں' ان اسکولوں کی کثیر تعداد چرچ آف انگلینڈ سے تعلق رکھتی ہے۔''

دنیا کے جدید ترین اور ترقی یافتہ ملک امریکہ میں بھی مذہب کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

"The Shopping Mall High School: Winners & Losers In The Educational Market Place" کے مصنف آرتھر پاول لکھتے ہیں:

''۱۹۶۰ء کی دہائی میں امریکہ میں قدامت پسند عیسائی مدارس اور ان میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ۱۹۶۰ء میں کیتھولک عیسائی طلباء کی تعداد ۵۰ لاکھ تک پہنچ گئی۔''

امریکی محکمہ برائے تعلیم و قومی مرکز برائے تعلیمی شماریات کے سروے کے مطابق پچاس فیصد اسکولوں کا تعلق کیتھولک عیسائی فرقے سے تھا' چودہ فیصد اسکول کنزرویٹو عیسائی فرقے سے تعلق رکھتے تھے' جبکہ پروٹسٹنٹ فرقے کے اسکولوں کی تعداد ۳۴ فیصد تھی۔ اسی طرح سے امریکہ میں یہودیت کی تعلیم کے لئے اسکول ہیں' جو کہ ''ہیبریوڈے اسکول'' کہلاتے ہیں۔ بالکل اسی طرح دوسرے یورپی ممالک جرمنی' ہالینڈ' فرانس وغیرہ میں مذہب کی ترویج کے لئے دینی مدارس کا جال پھیلایا گیا ہے' مذہب کی بنیاد پر وجود میں آنے والی ریاست اسرائیل میں مذہبی مدارس کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

"Historical Dictionary Of Isreal" کے مصنف ریچ برنارڈ لکھتے ہیں:

''اسرائیل میں یہودی بچوں کو مذہبی مدارس میں تعلیم دی جاتی ہے' جہاں ذریعہ تعلیم (Hebrew) عبرانی ہے۔''

روس میں کمیونزم کے زوال کے بعد بہت سے مدارس وجود میں آئے۔

"Between Heaven & Hell: The Story Of Thousand Years Of Artistic Life in Russia" کے مصنف لنکن بروس لکھتے ہیں:

''۱۹۹۱ء کے بعد روس میں اعلیٰ تعلیم میں نمایاں تبدیلی آئی ہے' مدارس جو کہ مذہبی تنظیمیں چلاتی ہیں' بڑی تعداد میں قائم ہوئے ہیں۔''

ان ترقی یافتہ ممالک کے علاوہ ترقی پذیر ممالک میں بھی بے شمار دینی مدارس قائم ہیں' جہاں

مذہبی تعلیم دی جاتی ہے۔

"Bhutan: Environment, Culture & Development Strategy" کے مصنف پریڈیومنا کران لکھتے ہیں:

"۱۹۶۰ء تک بھوٹان جہاں کی پچھتر فیصد آبادی بدھ مت کی پیروکار ہے میں مذہبی اسکولوں کے علاوہ کوئی اسکول نہ تھا۔"

اور یہ بات بھی لاعلمی کی وجہ سے کہی جاتی ہے کہ جدید ممالک میں مدارس کا نظام ختم ہو چکا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان جدید ممالک میں ایسے بے شمار مدارس ہیں' جن میں صرف اور صرف خالص مذہبی تعلیم دی جاتی ہے' اور کوئی ''جدید تعلیم'' نہیں دی جاتی' ان مدارس کا احاطہ محال ہے' عیسائیت کے چند مشہور خالص دینی مدارس درج ذیل ہیں:

"American Baptist College of American Baptist Theological Seminary بپٹس چرچ سے ملحق (امریکن بپٹس کالج آف Seminary امریکن بپٹس تھیولوجیکل سیمنری) American Baptist College of American Baptist Theological, ٹیکساس میں واقع بپٹس چرچ Baptist Missionary سے ملحق Association Theological Seminary بپٹس مشنری ایسوسی ایشن تھیولوجیکل سیمنری' اوکلاہوما میں واقع یونیورسٹی آف بائی لیکل اسٹیڈیز اینڈ سیمنری University of Biblical Studies & Seminary کینیڈا کے علاقے اونٹاریو میں قائم شدہ ہیری ٹیج بپٹس کالج اینڈ تھیولوجیکل سیمنری (Heritage Baptist College & Theological Seminary) جارجیا میں قائم لوتھر رائس بائبل کالج اینڈ سیمنری Luther Rice Bible College & (St. Mary's Seminary & University) بالٹی مور' میری لینڈ میں واقع سینٹ میری سیمنری اینڈ یونیورسٹی Union Theological Seminary" نیویارک میں واقع یونین تھیولوجیکل سیمنری وغیرہ۔

یہودیت کے چند مشہور مدارس جہاں خالص مذہبی تعلیم دی جاتی ہے' مندرجہ ذیل ہیں:

جیوش تھیولوجیکل سیمنری آف امریکہ Jewish Theological Seminary of America نیویارک میں واقع ربانی نیکل سیمنری اڈاس یریم Rabbinical Seminary Adas Yerein نیویارک میں ہی طال مودیکل سیمنری اوہلی توراۃ Talmudical Seminary Oholei- Torah اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مغرب میں بھی ابھی تک مذہبی مدارس اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ موجود ہیں اور اسی قدیم نصاب کے ساتھ موجود ہیں کیونکہ یہ بات وہ بھی جانتے ہیں کہ مذہبی نصاب کو بدلنا شاید ممکن نہیں ہے۔ اگر ساری دنیا میں مذہبی مدارس کا قیام انتہائی ضروری خیال کیا جاتا ہے اور وہاں ابھی تک کثیر تعداد میں مذہبی مدارس موجود ہیں تو پھر پاکستان کے دینی مدارس پر اعتراض کیوں؟

☆☆......☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:745573

اخبار عالم پر ایک نظر

مرزا قادیانی کو ظلی یا بروزی نبی‘ مسیح موعود‘ مہدی‘ مجدد یا مصلح ماننے والے غیر مسلم ہیں: نومسلمہ باسمہ احمد

کراچی (نمائندہ ختم نبوت) محترمہ باسمہ احمد بنت مبارک احمد نے قادیانیت سے تائب ہو کر مولانا نذیر احمد تونسوی کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات کا اقرار کیا کہ وہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اعتبار سے آخری نبی مانتی ہیں اور آپ ؐ کے بعد کسی تشریعی‘ غیر تشریعی‘ ظلی یا بروزی نبی کے آنے کی قائل نہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ان کا ایمان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں اور وہی قیامت کے قریب دوبارہ اس دنیا میں آسمانوں سے نازل ہوں گے جبکہ امام مہدی اس امت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں پیدا ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں سے نزول کے موقع پر زمین پر مسلمانوں کے قائد اور امام ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ وہ قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے تمام دعوؤں میں جھوٹا یقین کرتی ہیں اور علمائے اسلام کے فتویٰ کے مطابق اسے کافر‘ کاذب‘ دجال اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو ظلی یا بروزی نبی‘ مسیح موعود‘ مہدی‘ مجدد یا مصلح ماننے والے اس کے پیروکاروں کو خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری‘ انہیں اسلام اور آئین پاکستان کے مطابق غیر مسلم تصور کرتی ہیں۔ انہوں نے ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی کی جانب سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی آئینی ترمیم اور اپریل ۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت آرڈی نینس کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ اس موقع پر نومسلمہ باسمہ احمد کی دین اسلام پر استقامت کیلئے دعا کی گئی۔

پوری دنیا میں قادیانیت سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اہم کردار ادا کیا ہے: مولانا فضل الرحمن

لندن (نمائندہ ختم نبوت) جمیعت علمائے اسلام پاکستان کے امیر مولانا فضل الرحمن نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت برطانیہ کے دفتر واقع 35 اسٹاک ویل گرین کا دورہ کیا۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے اعزاز میں دیئے جانے والے استقبالیہ سے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ پوری دنیا میں قادیانیت سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مسلمانوں کو قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں پر گہری تشویش ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ MTA مسلمانوں کا ٹیلی ویژن چینل ہرگز نہیں ہے بلکہ قادیانی اپنے ٹیلی ویژن چینل MTA کو مسلمانوں کا ٹیلی ویژن چینل قرار دے کر دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس چینل کو اپنے مذہب کی تبلیغ کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ متحدہ مجلس عمل عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور نفاذ شریعت کیلئے پاکستان میں اپنی آئینی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اسلام اور دہشت گردی کا ایک دوسرے سے کوئی واسطہ نہیں۔ انہوں نے یورپی ممالک سے اپیل کی کہ وہ مسلمانوں کے خلاف امتیازی سلوک روا رکھنے سے گریز کریں۔ اس موقع پر مولانا منظور احمد الحسینی اور مولانا اکرام الحق ربانی نے مولانا فضل الرحمن کے اعزاز میں خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے ملک میں نفاذ شریعت کیلئے کوششوں پر مولانا فضل الرحمن کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان سے مطالبہ کیا کہ پاکستان کی قومی اسمبلی کے ذریعہ قادیانیت کے سد باب اور ان کی بڑھتی ہوئی غیر اسلامی اور غیر آئینی سرگرمیوں کو لگام دینے کیلئے مزید قانون سازی کی جائے۔ اس موقع پر مفتی محمد اسلم‘ حافظ اکرام (راچڈیل)‘ قاری محمد اسماعیل رشیدی‘ حاجی ادریس بھی موجود تھے۔

فتنہ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کا نوٹس لیا جائے

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت علامہ اقبال ٹاؤن یونٹ کا اجلاس جامع مسجد مدینہ سبزہ زار میں مولانا محب النبی کی صدارت میں منعقد ہوا' جس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمن ثانی' قاری محمد امین عاجز' سید ضیاء الحسن شاہ' مولانا محمد اسلم زاہد' علامہ محمد احمد مجاہد' رانا مہر محمد شاہد کونسلر' چوہدری محمد منشاء' محمد یاسین فاروقی کونسلر' محمد اقبال بٹ' عبدالجبار حنفی اور شاہد نسیم نے علاقہ میں فتنہ قادیانیت کی اسلام و آئین کے برعکس بڑھتی سرگرمیوں کی شدید مذمت کی اور حکومت سے اس کے خلاف سخت نوٹس لینے کا مطالبہ کیا۔ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت فتنہ قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کے تدارک کے لئے قادیانیوں سے متعلق کی گئی آئین سازی اور امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر موثر عمل درآمد کرائے ورنہ عوام کے اندر پایا جانے والا شدید اشتعال کسی بھی وقت بڑی دینی تحریک کا روپ دھارے گا۔

خواتین عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ' اسلام کی ترویج واشاعت کیلئے اپنا کردار ادا کریں: مولانا عبدالحکیم نعمانی

چیچہ وطنی (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں یہود و نصاریٰ نے نہ صرف خواتین کے حقوق کو یکسر نظرانداز کیا' بلکہ مظلوم خواتین کا بری طرح استحصال بھی کیا۔ اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیئے ہیں وہ کسی اور مذہب میں نہیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کو اسلام نے جو عظمت' نعمتیں اور حقوق عطا کئے ہیں' وہ آج تک کوئی معاشرہ اور نظام فراہم نہیں کر سکا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ۱۸/ مارچ کو "خواتین کا عالمی دن" کے موقع پر ایک اخباری بیان میں کیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک اور یورپی دنیا نے آزادی کے نام پر عورت کی عظمت اور ان کے حقوق سلب کئے ہوئے ہیں۔ انہیں لذت پرست اور شہوت پسند معاشرے کے زینت بنایا ہوا ہے۔ استعماری و کلیسائی لابیاں عورتوں کے حقوق کے لئے عملی اقدامات کریں اور عورت کو تجارت بنانے کی پالیسی ترک کردیں۔ انہوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بعض خرید و فروخت کی اشیاء پر مغربی تہذیب کے دلدادہ افراد نے عورتوں کی تصویر بنا کر اسے تجارت اور دولت کمانے کا ذریعہ بنایا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام عورتیں مغربی کلچر کی ان سازشوں کو ختم کرنے کے لئے عالمی سطح پر احتجاج ریکارڈ کرائیں۔ شرعی پردہ کی پابندی کریں اور اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے کام کریں۔ ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اسلام ترویج و اشاعت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خواتین کے حقوق کے لئے اندرون و بیرون ملک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔

ختم نبوت' نبوت ورسالت کی معراج ہے' منکر ختم نبوت قطعاً مسلمان نہیں: اجتماع سے علمائے کرام کا خطاب

کراچی (نمائندہ ختم نبوت) منظور کالونی نزد محمود آباد میں سیرت النبیؐ کے اجتماع عام سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی' مولانا قاری اللہ داد' مولانا نذیر احمد فاروقی' مولانا محمد اعجاز' جامعہ مصباح العلوم کے شیخ الحدیث مولانا محمد عثمان یحیٰ' مولانا فخر الدین' ملک شاہنواز اور دیگر علمائے کرام نے کہا کہ انسانیت کی معراج نبوت ورسالت ہے اور نبوت و رسالت کی معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت ہے' اور ختم نبوت پر ایمان نہ رکھنے والا شخص قطعاً مسلمان نہیں ہے' چاہے وہ بظاہر کتنی ہی خوبیوں کا مالک ہو' کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کیلئے بنیاد اور کسی انسان کے ایمان کیلئے روح کی حیثیت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک سو آیات قرآنی اور دو سو احادیث نبویؐ اس بات پر گواہ ہیں' اور خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق کے دور خلافت میں اس بات پر اجماع ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیفہ اول حضرت صدیق اکبرؓ نے منکرین ختم نبوت کے خلاف جہاد کرکے اس فتنہ کو پیوند خاک کیا اور بارہ سو صحابہ کرام کی جانوں کا نذرانہ پیش کرکے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی بنیاد رکھی اور مسلمانوں نے ہر دور میں سنت صدیقی پر عمل کرتے ہوئے ناموس رسالت کے تحفظ کیلئے بے شمار قربانیاں پیش کی ہیں' اور تاقیامت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی فتنہ انگریزی نظریہ ضرورت کے تحت پیدا کیا گیا اور اس فتنہ کو وجود میں لانے والوں کا بڑا مقصد مسلمانوں کے جذبہ جہاد کو ختم کرنا تھا' اور اس فتنہ نے مذہب کی آڑ لے کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ورنہ حقیقت میں قادیانیت کا مذہب سے دور کا بھی کوئی رشتہ نہیں ہے' یہ فتنہ دجل و فریب کے ذریعہ مخلوق خدا کو گمراہ کررہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی مذہب کے پیروکار اپنی

قبر اور آخرت کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ وہ کس دھوکہ کا شکار ہوئے۔ آج بھی وقت ہے کہ وہ مرزائیت سے تائب ہوکر اسلام کے دامن رحمت سے وابستہ ہوجائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل ایمان لاکر نجات اخروی کی فکر کریں اور شفاعت نبوتؐ کے مستحق بن جائیں یا پھر ملکی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے غیر مسلم اقلیت کی حیثیت سے زندگی گزاریں۔ رات گئے یہ جلسہ ختم ہوا۔ جلسہ کی صدارت ملک شاہنواز نے کی۔

اسلام اور پاکستان کے بارے میں منفی پروپیگنڈے میں قادیانیوں کا بڑا ہاتھ ہے: مولانا فضل الرحمن

لندن (پ ر) متحدہ مجلس عمل کے سیکریٹری جنرل اور جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے امیر مولانا فضل الرحمن نے ومبلڈن پارک مسجد کا دورہ کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مغربی دنیا میں اسلام کے حوالے سے بے سروپا نظریات فروغ پارہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سمجھا جائے اور مسلمانوں کو تعصب کا نشانہ بنانے سے گریز کیا جائے۔ گیارہ ستمبر کے واقعہ میں مسلمانوں کا ہاتھ نہیں۔ دنیا کا کوئی بھی ملک اب تک مسلمانوں پر دہشت گردی میں ملوث ہونے کا الزام ثابت نہیں کرسکا ہے۔ دنیا سے دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ظلم و ناانصافی کا خاتمہ ضروری ہے۔ یورپ اور امریکا میں اسلام قبول کرنے والوں کی بڑھتی ہوئی تعداد اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلامی تعلیمات کو غلط رنگ میں پیش کرنے کی کوششیں ناکام ثابت ہورہی ہیں۔ یورپ میں بڑے پیمانے پر اسلامک سینٹرز کا قیام وقت کی ایک اہم ضرورت ہے۔ اسلام خواتین کو یورپی ممالک کے قوانین کے تحت فراہم کیے گئے حقوق سے کئی گنا بڑھ کر حقوق فراہم کرتا ہے۔ پاکستان میں اقلیتوں کو وہ تمام آئینی حقوق حاصل ہیں جو مسلم اقلیت کو دنیا کے دیگر ممالک میں حاصل نہیں ہیں۔ پاکستان میں رائج اسلامی قوانین امن وامان کے قیام کیلئے ضروری ہیں۔ مجھے اندازہ ہوا ہے کہ اسلام اور پاکستان کے بارے میں منفی پروپیگنڈے میں قادیانیوں کا بڑا ہاتھ ہے اور اکثر قادیانیوں نے برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک میں سیاسی پناہ کے حصول کیلئے پاکستان میں اپنے اوپر مظالم کی جھوٹی شکایت درج کرائی ہیں۔ علمائے کرام اسلام کے حوالے سے پائے جانے والے شبہات اور خدشات کو دور کرنے کیلئے مثبت کردار ادا کریں۔ اس موقع پر ومبلڈن مسجد کے خطیب مفتی سہیل احمد بھی موجود تھے۔

اسلام کو کچلنے کی پالیسی اس کی مزید ترویج واشاعت کا ذریعہ بن رہی ہے: مولانا فضل الرحمن

لندن (پ ر) متحدہ مجلس عمل کے سیکریٹری جنرل اور جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے امیر مولانا فضل الرحمن نے کنگسٹن مسجد کا دورہ کیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اسلام کو کچلنے کی پالیسی اس کی مزید ترویج واشاعت کا ذریعہ بن رہی ہے۔ یورپ مسلمانوں کو کرۂ ارض سے مٹانے کی کوششوں میں فریق نہ بنے۔ برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک کو طے شدہ منصوبے کے تحت مسلمانوں سے لڑایا جارہا ہے۔ یہودی پالیسی ساز دہشت گردی کے نظام کے اصل خالق ہیں۔ دنیا بھر میں مسلمانوں پر روا رکھے گئے مظالم کا سلسلہ فی الفور ختم کیا جائے۔ مسلم خیراتی تنظیموں پر مختلف پابندیاں عائد کرنے کا اصل مقصد اسلام دشمن این جی اوز کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ مغربی میڈیا نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف معاندانہ رویہ اپنایا ہوا ہے۔ اسلامی نظام کو نافذ کیے بغیر اسلامی ممالک اپنی داخلی مشکلات پر قابو نہیں پاسکتے۔ دنیا بھر میں مسلمانوں کو مذہبی تعصب کا شکار ہونے سے بچانے کے لئے مسلم ممالک اپنی مشترکہ خارجہ پالیسی تشکیل دیں۔ علمائے کرام کسی ملک کے خلاف نہیں بلکہ مختلف ممالک کی اسلام دشمن پالیسیوں کی مخالفت کرتے ہیں۔ جب دنیا بھر کے انسان اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت اپنے مذہب پر عمل کرنے میں آزاد ہیں تو محض مسلمانوں ہی کو ان کے مذہب کے حوالے سے تضحیک کا نشانہ کیوں بنایا جاتا ہے اور انہیں مذہب پر عمل کرنے سے کیوں روکا جاتا ہے؟ مغربی ذرائع ابلاغ اسلام کا مذاق اڑا کر خود انسانی حقوق کی کھلم کھلا توہین کے مرتکب ہورہے ہیں۔ اس موقع پر کنگسٹن مسجد کے خطیب اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یورپ کے امیر مولانا منظور احمد الحسینی نے مولانا فضل الرحمن کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت برطانیہ، جرمنی اور یورپ کے دیگر ممالک میں تیزی سے زوال کی طرف گامزن ہے۔ قادیانیوں کے سرکردہ افراد اپنے اہل خانہ سمیت قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام قبول کررہے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت آئین اور قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے اسلام کے فروغ، عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کے انسداد کے لئے جدوجہد میں مصروف ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ

زیر سرپرستی
حضرت مولانا عبدالواحد صاحب
امیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان

کے زیر اہتمام

زیر نگرانی
حضرت مولانا عبداللہ منیر صاحب
نائب امیر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان

چھ روزہ

رد قادیانیت کورس

مورخہ ۱۷/ اپریل بروز ہفتہ تا ۲۲/ اپریل بروز جمعرات ۲۰۰۴ء

شرکائے کورس:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا خدا بخش شجاع آبادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عبدالعزیز جتوئی یہ کورس پڑھائیں گے

ائمہ مساجد، خطباء حضرات، دینی مدارس کے طلباء اور دیگر پڑھے لکھے ذوق رکھنے والے احباب شرکت فرما کر اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

رابطہ کے لئے:

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

آرٹ اسکول روڈ کوئٹہ بلوچستان، فون:841995

عظیم الشان

ختم نبوت کانفرنس

بتاریخ: 18/ اپریل بروز اتوار
بوقت: بعد نماز عشاء

بمقام:
میونسپل اسٹیڈیم سکھر

زیر صدارت:
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مہمان خصوصی:
حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی صاحب

شرکائے کانفرنس:

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن، جناب حافظ حسین احمد، مولانا عبدالغفور حیدری، جناب قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی)، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد جمیل خان، مولانا بشیر احمد، مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری (جمعیت اہلحدیث)، ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر (جمعیت علماء پاکستان)، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا مفتی محمد ابراہیم قادری، جناب اسداللہ بھٹو (ایم این اے)، مولانا محمد مراد ہالیجوی، مولانا قاری خلیل احمد بندھانی۔

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت معصوم شاہ مینارہ سکھر، فون: 071-25463